دین اسلام کے چار اساس قرآن سنت اجماع اور قیاس

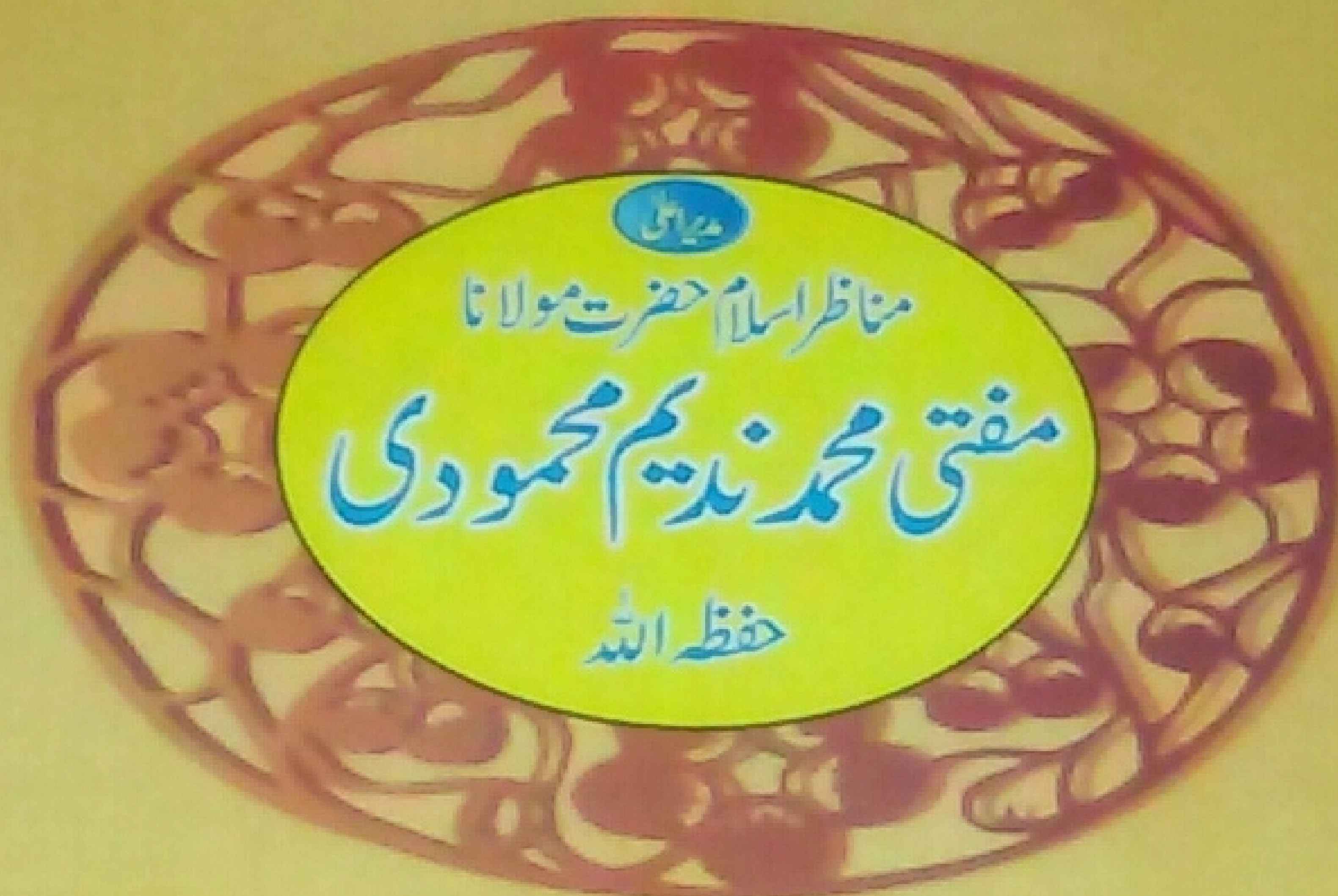
اہل السنّت والجماعت علماء دیوبند کے

مسلک عقائد و نظریات کے امین

ماہنامہ ترجمان احناف پاکستان

جلد نمبر 2 جنوری 2016 شمارہ نمبر 2





مدیر اعلیٰ

مناظر اسلام حضرت مولانا

مفتی محمد ندیم محمودی

حفظہ اللہ

نوجوانان احناف طلباء دیوبند پاکستان

عبدالرحمٰن عابد
0333-3300274

جلد 2 شمارہ نمبر 2

ماہنامہ ترجمان احناف پاکستان

بیاد

امام اہل سنت، محدث اعظم
ترجمان علماء دیوبند شیخ الحدیث حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدرؒ

فاتح ملت، سیف اللہ علی اعداء اللہ
حضرت مولانا
منظور احمد نعمانیؒ

امین ملت، امام المناظرین
حضرت مولانا
محمد امین صفدر اکاڑویؒ

قیمت فی شمارہ 30 روپے سالانہ 360 روپے

نوجوانان احناف طلباء دیوبند پاکستان
بالمقابل مسلم ہینڈز سکول دلہ زاک روڈ یوسف آباد پشاور
0333-3300274 / 0346-9366805

فہرست مضامین

اداریہ!

قارئین کرام: یہ مضمون دراصل حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ کے اس خط کا ترجمہ ہے جو آپ نے ایک یورپی مسلمان کی تمنا پر آپ نے لکھ کر بھیجا تھا۔ یہاں ہم نے ادارہ کی طرف سے افادۂ عامہ کی خاطر شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

''دین اسلام کی کیا ضرورت تھی''

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

الحمدلله كفى وسلام على عباده الصالحين : اما بعد

دین اسلام سے پہلے دنیا میں جتنے ادیان تھے وہ مخصوص اور قوم کی ضروریات تک محدود تھے اور ان کا پیغام بھی عالمگیر نہ تھا۔

قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کے بارے میں ارشاد ہے ولقد ارسلنا نوحا الی قومه (سورہ الاعراف آیت نمبر ۵۹ پارہ ۸) ترجمہ: اور ہم نے بھیجا تھا نوحؑ کو اپنی قوم کی طرف۔

اور حضرت ھود علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہے۔۔۔الی عاد اخاھم ھودا (سورۃ الاعراف آیت ۶۵۔ پارہ ۸)

ترجمہ: قوم عاد کی طرف ہم نے انکا بھائی ھودؑ بھیجا۔۔۔۔۔

اور حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہے، والی ثمود اخاھم صالحا (سورۃ الاعراف ۷۳ پارہ ۸)

ترجمہ: قوم ثمود کی طرف ہم نے ان کا بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

اور حضرت موسیٰؑ کے بارے ارشاد ہے۔

ولقد ارسلنا موسیٰ بآیٰتنا ان اخرج قومك من الظلمات الى النور۔

سورہ ابراہیم آیت ۵ پارہ ۱۳)۔

ترجمہ :اور ہم نے بھیجا تھا موسیٰ کو اپنے نشانیوں کے ساتھ کہ نکال دے اپنے قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف۔

اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں ارشاد ہے۔۔۔رسولاً الی بنی اسرائیل

(ال عمران ایت ۴۹ پارہ ۳)

ترجمہ: وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا تھا۔

حضرت عیسیٰ کا قول ابھی تک انجیل میں موجود ہے جب دوسری قوم کی ایک عورت اپ کے پاس آئی اور اس سے کہا کہ مجھے نصیحت کیجئے، تو عیسیٰ نے جواب میں کہا کہ میں صرف بنی اسرائیل کیلئے بھیجا گیا ہو۔ پس میں بچوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈال سکتا (متی ۱۵ باب)

پہلے انبیاء کرام اپنے اپنے قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لئے کہ پہلے لوگوں کے اذہان عالمگیر شریعت کے تحمل اور طاقت نہیں رکھتے تھے، اس وجہ سے اللہ رب العزت نے ضرورت کے مطابق مختلف اوقات میں انبیاء کرام کے ذریعے پیغامات بھیجتے رہے۔ پھر جب دنیا نے ایک قبیلے کی شکل اختیار کردی تو ایک ایسے مکمل شریعت کی ضرورت پیش ہوئی کہ وہ مکمل انسانیت کی ضرورت کو پورا کر سکے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ نے انسانیت کے رہنمائی کیلئے دین اسلام کی تکمیل کردی قرآن کا اعلان ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورہ مائدہ آیت ۳ پارہ ۶)

آج دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنے نعمت کو تم پر پورا کردیا اور میں نے دین اسلام کو آپ کے لئے پسند کیا۔

دوسرے جگہ ارشاد ہے، فیھا کتب قیمۃ (سورہ البینہ آیت ۳ پارہ ۳)

اسلام کے آنے سے پہلے تمام مذاہب اختلافات اور تنازعات کے شکار تھے تو ضرورت تھی

کہ تمام مذہبی اختلافات کا فیصلہ ہو جائے پس اللہ تعالیٰ نے ان تمام اختلافات کے فیصلہ کرنے کیلئے محمد پر دین اسلام کو نازل فرمایا۔۔۔۔وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون۔

ترجمہ: ہم نے تم پر کتاب صرف اس لئے نازل فرمایا ہے، کہ تم ان کو وہ باتیں صاف صاف بیان کر دے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور قران مجید ان لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے جو ایمان لائے ہے اگر سابقہ ادیان کا مطالعہ کیا جائے تو وہ عقائد کے لحاظ سے آپس میں مشت وگریباں تھے قرآن مجید نے ان کے اختلافات کا فیصلہ کر دیا۔

لوگوں نے سابقہ آسمانی کتابوں میں بعض ایسے غلط باتیں شامل کئے تھے کہ وہ مذہب کے روح سے سراسر منافی تھے۔ قرآن نے ان غلطیوں کا اصلاح کیا۔

(۱) مثلاً تورات پیدائش باب ۹ آیت ۲۰،۲۱ نوح کے بارے میں لکھتے ہے کہ نوحؑ نے شراب پی لی اور نشے کی وجہ سے برہنا ہوگئے (نعوذ باللہ من ذالک)

(۲) تورات کتاب پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸) کہ لوطؑ نے شراب پیا اور پہلے اپنے بڑی بیٹی سے زنا کر ڈالا اور پھر چھوٹی بیٹی سے زنا کر ڈالا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

(۳) تورات سموئیل باب ۱۱......... آیت ۲ ۳ ۴ ۵ میں ہے کہ حضرت داودؑ نے اپنے پڑوسن کی عورت سے زنا کیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

(۴) تورات سلاطین باب ۱۱ آیت ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶ میں ہے کہ حضرت سلیمان پرائی عورتوں پر عاشق تھے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

(۵) تورات کتاب استثنا باب ۱۱ باب ۲۷ آیت ۲۲ میں ہے کہ یعقوبؑ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کشتی لڑی۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

(۲) استثناء باب ۲۷ آیت ۲۲ میں ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے نسبی بہن کیساتھ نکاح کی۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

ایسی طرح بے شمار عبارات ہے جن میں انبیاء کرام پر مختلف قسم الزامات عائد کیے گیے ہے۔

قرآن مجید نے ان قسم کے الزامات کی تردید کی، اور ہمیں یہ عقیدہ دیا کہ انبیاء کرام معصوم ہیں یعنی ہر قسم چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہے، انبیاء اللہ تعالیٰ کے نگرانی میں ہوتے ہیں۔

اسلام کے آنے سے پہلے ساری دنیا شرک میں مبتلا تھی عیسائی تین خدا کے قائل تھے یہود عزیز کو خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ ہندوں کے ۳۳ کروڑ معبود تھے۔ اور یہی حال تمام ادیان کا تھا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے توحید کا نور روشن کیا اور شرک کی اندھیروں کو ختم کردیا۔

تنبیہ: شرک کرنے والے ہمیشہ جہنم میں ہونگے تھوڑی دیر کے لئے بھی جہنم سے نہیں نکالے جائیں گے۔ اللہ کا ارشاد ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ

یعنی اللہ شرک کرنے والوں کو نہیں بخشتا۔

(۵) اسلام کے آنے سے پہلے لوگوں میں تعصبات اور نفرتوں کی بازار گرم تھی۔ مثلاً یہود عیسیٰؑ پر ایمان نہیں رکھتے تھے، اور انکی ماں بی بی مریمؑ پر غلط الزامات لگاتے تھے، اور اسی طرح عیسیٰؑ کے پیروکار موسیٰ پر ایمان نہیں رکھتے تھے یعنی اپس میں ایک دوسرے کیساتھ نفرتوں کی طوفان تھی۔ اسلام نے ان تمام نفرتوں کا خاتمہ کردیا اور ہمیں "کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ" کا تعلیم دیا۔۔ یعنی ہم تمام کتب، ورسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، لانفرق بین احد من رسلہ ہم تفریق کے قائل نہیں ہے کہ فلاں پر ایمان رکھتے ہیں اور فلاں پر ایمان نہیں رکھتے۔ ہم موسیٰؑ، عیسیٰؑ، ابراہیمؑ، محمد رسول اللہ ﷺ یعنی تمام انبیاء کرام کو حق مانتے ہیں اور کسی ایک کے نبوت سے انکار نہیں کرتے، یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء میں سے کسی ایک کے نبوت سے بھی انکار کرنا کفر ہے۔

(۶) محمد رسول اللہ آخری نبی ہے اپ ﷺ کے بعد دنیا میں کوئی اور نبی نہیں آسکتا اور نہ کوئی دوسرا

شریعت،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ماکان ابا احد من رجا لکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین۔

یعنی نبیؐ کسی کا باپ نہیں ہے تم مردوں سے کسی کا لیکن اللہ تعالیٰ کا رسول اور آخری نبی ہے

فرمان نبویؐ ہے: انا خاتم النبیین لانبی بعدی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (ترمذی)۔ (اس مضمون کے ۲۰۰ آحادیث اور ۱۸ آیات موجود ہیں)

اب صرف اور صرف نبیؐ پر ایمان لانے میں اور اسکے لائے ہوئے شریعت میں نجات ہے اس وقت دوسرے ادیان کے ماننے میں نجات نہیں ہے۔ اسلئے کہ سابقہ شریعتوں اور کتابوں میں اس وقت کے لوگوں نے تحریف اور تبدیلی کی ہیں اب وہ کتابیں وشریعتیں اپنی اصلی روپ میں باقی نہیں، قرآن جید اور دین اسلام ان تمام ادیان کے لئے ناسخ ہے اور قرآن مجید میں ان تمام کتابوں کی تعلیمات کا خلاصہ موجود ہے۔

لہذا اب فلاح ونجات کا ذریعہ صرف قرآن میں ہے اور اسکے علاوہ گمراہی اور بے دینی ہے

نوٹ۔۔۔ آخر میں یورپی مسلمانوں کے لئے کچھ نصیحت تھی مگر طوالت کی وجہ سے ترک کیا گیا ہے۔

اخوکم العبد الفقیر

مفتی محمد ندیم محمودی الکھی

خاکپائے علماء دیوبند یکے از نوجوانان احناف پاکستان

صلیبی بچوں کا نیا کارنامہ

مفتی محمد ندیم محمودی الحنفی

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ غیر مقلدین کا بنیادی مقصد مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنا، انکی مسلکی، اقتصادی، سیاسی اور جہادی صفوں میں انتشار پھیلا کر کفری طاقتوں کو مضبوط کرنا ہے۔

غیر مقلدین نے ہمیشہ سے یہود و نصریٰ کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ جنگ آزادی کو جنگ غدر کا نام دیکر مسلمانوں کے بجائے انگریزوں کا ساتھ دینے والے یہی غیر مقلد تھے۔ 1857ء سے لیکر موجودہ دور تک کی تاریخ کے اوراق کھنگالیا جائے۔ تو تاریخ کے اوراق پکار پکار کر یہی کہتی ہے کہ جب بھی مسلمانوں کی کوئی تحریک کفری طاقتوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنی تو اسلامی تحریک کے کامیابی کے آخری مراحل میں ان لامذہب (غیر مقلدین) اور رافضیوں نے غداری کر کے اسلامی تحریک کو ناکام بنا دیا ہے۔ آپکو دور جانے کی ضرورت نہیں افغان مجاہدین کے 15 سالہ جد وجہد پر ذرا نظر دوڑائے۔ 2001ء میں پوری دنیا کی باطل طاغوتی دجالی قوتیں الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق بن کر افغانستان کے اسلامی امارت پر ٹوٹ پڑے۔ اور دنیا کی تقریباً 50 کفری ممالک نے اتحاد کر کے امارت اسلامی افغانستان طالبان کی اسلامی حکومت کو ختم کر دیا۔

2001ء میں افغان سرفروش مجاہدین کی ربانی جماعت طالبان نے ان کفری طاقتوں کا مقابلہ شروع کیا تو 2015ء کو امریکہ اور یورپ کے ناٹو افواج ذلیل و رسوا ہو کر فرار کا راستہ ڈھونڈنے پر مجبور ہو گئے۔

غیر مقلدین پہلے تو خفیہ طریقہ پر مجاہدین افغانستان کی صفوں میں انتشار پھیلانے کی کوشش میں تھے مگر 2015 کے اور اوائل میں جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے بازو ٹوٹ گئے اور بھاگنے پر مجبور ہو گئے تو غیر مقلدین نے انگریزوں کی نمک حلالی کا ثبوت دیتے ہوئے اس بارہ سالہ بیعت کو (جو انہوں نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ کے ہاتھ پر کیا تھا) توڑنے کا اعلان کیا اور امارت اسلامی سے

بغاوت کا اعلان کیا۔ اسلام کے دشمن یہود و نصریٰ کے ساتھ جہاد کرنے کی بجائے افغانستان کی شاہین صفت مجاہدین کے ساتھ جنگ شروع کیا اور افغان سرزمین پر سینکڑوں مجاہدین کا ناحق خون بہایا افغانستان کی امارت اسلامی کے خلاف وڈیو اور آڈیو بیانات نشر کرنا شروع کئے بیانات میں لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم نے امارت اسلامی افغانستان سے اس لئے بغاوت کیا ہے کہ اول تو ان کا منہج غلط تھا (نعوذ باللہ) اور دوسرا یہ کہ ان کا لگام طاغوت کے ہاتھوں اسلام آباد پشاور اور کوئٹہ میں ہے۔

مجھے تعجب ہے کہ 22 سال میں غیر مقلدین کو یہ سب کچھ کیوں نظر نہیں آیا؟؟ یہ محققین پہلے کہاں سوئے تھے جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے کمر ٹوٹ گئے اور وہ بھاگنے پر مجبور ہو گئے تو اس گرتی لڑکتی ہوئی دیوار کو سہارا دینے کیلئے یہ سب کچھ ان کو نظر آیا؟ کیا اس لئے کہ اس کے بغیر ان کا بنیادی مقصد پورا نہیں ہو سکتا؟

یاد رکھئے! یہ لامذہب (غیر مقلدین) دین اسلام کے اساسی شعبوں کی روشن چراغ کو بجھانے پر تلے ہوئے ہیں لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس روشن چراغ کو جتنا بھی بجھائے اور ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی اتنا ہی یہ چراغ تیز تر ہوتا چلا جائے گا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

طالبان پہلے جماعت تھی اور اب تحریک بن چکی ہے پہلے افغانستان میں تھے اور اب بحیثیت فکر و نظریہ پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں باطل کا کر باطل ہی کے خلاف جاتا ہے۔

مت بھولنا! کہ حق غالب ہونے کیلئے وجود میں آیا ہے جبکہ باطل مٹنے کیلئے۔ یاد رکھئے! طالبان اس روئے زمین پر رب ذوالجلال کی حجت ہے اور اگر رب کی حجت سے ٹکراؤ گے تو پاش پاش ہو جاؤ گے۔

اب ان دنوں میں جب مجاہدین افغانستان نے مجبور ہو کر ان لامذہب غیر مقلدین کا مقابلہ شروع کیا تو انھوں نے میڈیا پر عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیا گذشتہ دنوں (یعنی 11 دسمبر) کو امارت اسلامی کی دعوت پر بندہ نے افغانستان کی سرحدی علاقوں کا دورہ کیا۔ مجاہدین افغانستان کو عقائد اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے موضوع پر درس دیا اور بیانات کئے۔ میرے اس دورے میں ایک جگہ میرے بیان سے پہلے امارت اسلامی کی مرکزی شوریٰ کے ایک رکن اور مرکزی کونسل کے مسؤل کا بیان ہوا، یہاں میں اسکے بیان کی بعض نکات نقل کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ صاحب نے بیان کے دوران فرمایا کہ غیر مقلدین نے کفری قوتوں کو سہارا دیتے ہوئے امارت اسلامی سے بغاوت کیا ہے۔

شیخ صاحب نے مزید فرمایا کہ ان خوارج غیر مقلدین نے افغانستان میں دھماکے کئے معصوم بچوں کو ذبح کیا اور کہتے ہیں ان معصوم بچوں، لاچار عورتوں اور بوڑھوں پر خودکش کرنا، یہی اصل استشہاد ہے۔ اغوا برائے تاوان کو اپنا دھندا بنا کر مسلمانوں کے مال کو ناجائز طریقے سے لوٹنے کو جہاد کا نام دیتے ہیں۔

شیخ صاحب نے فرمایا کہ ایک شخص نے ہم سے رابطہ کیا کہ اسکے بیٹے کو ان داعشیوں نے اغواء کیا ہے اور اب فون کے ذریعے رابطہ کر کے اس بچے کو ڈراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر دو کروڑ روپیہ لیکر آئیں تو اپنے بچے کو لے جاؤ گے ورنہ نہیں۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ اس دور کے خوارج ہے۔ امارت اسلامی نے ایک ہزار مفتیان کرام ومشائخ عظام کو جمع کر کے ان کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تو ان مشائخ ومفتیان کرام نے متفقہ طور پر یہ فتوی سنایا کہ ان لوگوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس فتوی کے بعد ہم نے ان خوارج کے خلاف جہاد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پھر تفصیل کیساتھ شیخ صاحب نے اس پر دلائل سنائے۔

شیخ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ملا منصور داد اللہ کے بارے میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہدؒ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص اخر میں گمراہ ہو کر مرتدین باغیوں کا ساتھی بنے گا۔ تاریخ نے ثابت کر دیا کہ ملا منصور داد اللہ نے افغانستان میں غیر مقلدین کے اس بغاوت والے تحریک میں شامل ہو کر اس ولی اللہ کی پیشن گوئی کو صحیح ثابت کر دیا۔ قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔

شیخ صاحب نے فرمایا کہ پوری دنیا کان کھول کر سنے کہ امارت اسلامی کا تعلق علماء دیوبند سے ہیں اور علماء دیوبند کے مسلک ومشرب پر قائم ودائم رہنے کو ہم ضروری سمجھتے ہیں ہم نہ تو پنجپیری ہے اور نہ بریلویوں سے ہمارا کوئی تعلق ہے ہم دیوبندی ہے اور ہمارے سب کے سب ذمہ دار مشائخ اور امراء حنفی دیوبندی ہیں۔

غیر مقلدین کے بارے میں شیخ صاحب نے مزید باتیں بھی کہی بعض تو ایسے ہیں کہ میں اسکو یہاں نقل نہیں کر سکتا۔

میں نے اپنے بیان میں اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کے عقائد ونظریات کو بیان کر کے غیر مقلدین کے تمام اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اور آخر میں ان مجاہدین کے سامنے واضح کر دیا کہ غیر مقلدین کا بنیاد انگریز نے اسلئے رکھا تھا کہ یہ مسلمانوں کے صفوں میں انتشار پھیلائے۔ میں نے اس موضوع پر آخر میں غیر مقلدین کے تاریخ کا ایک عکس بھی پیش کیا۔

° بحر حال پوری دنیا کے سامنے واضح ہو گیا کہ غیر مقلدین کفار کو قتل کرنے کی بجائے مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں، مسلمانوں کو اغواء کر کے ان سے پیسے وصول کرتے ہیں اور اس کو جہاد کا نام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو غیر مقلدین کی شر سے محفوظ رکھے،

امین بجاہ النبی الامی الکریم

اخوکم العبد الفقیر

مفتی محمد ندیم محمودی الحقی

خاکپائے علماء دیوبند یکے از نوجوانان احناف پاکستان

ملفوظات حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ

کاوش، شہاب الدین حقانی

حضرت امام اہل سنت شیخ سرفراز خان صفدر صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

۱) عقائد میں لچک نہ ہو مگر بیان میں نرمی ہو۔

۲) اگر قرآن کو حفظ کرنا مشکل ہے تو حفظ کر کے یاد رکھنا مشکل تر ہے۔

۳) پچاس سالہ تجربہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر بچے (غبی وغیرہ) کو حفظ نہیں کروانا چاہیے

۴) عقیدۂ توحید کڑوا ضرور ہے مگر سمجھ میں آجائے تو اس سے میٹھی چیز کوئی نہیں۔

۵) عقائد میں عوام کو متصلب اور علماء کو محقق ہونا چاہیئے۔

۶) دعا کریں کہ کسی مولوی کا دماغ خراب نہ ہو اگر مولوی بگڑ جائے تو فرعون سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

۷) بحمد اللہ مجھے حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم کی تدریس کرتے ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا لیکن کبھی اپنی رائے کو اجتھادی درجہ نہیں دیا بلکہ اکابر کی رائے ہی کو مقدم سمجھا ہے، عزیز القدر طلباء! اجتہاد نہ کرنا اکابر کی رائے پر اعتماد کرنا اور اسلاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

۸) میرے عزیزو! بحمد اللہ ہم نے اپنے اکابر کا قرض چکا دیا اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ اس امانت کا تحفظ کرو۔

۹) موجودہ دور میں دنیا بھر کے تمام طبقات تک اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے علماء کا علوم عصریہ اور جدید لسانیات سے استفادہ بہت ضروری ہے۔

۱۰) حضرت نے ارشاد فرمایا کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ فرماتے ہیں کہ اگر جہاد کے موقع پر نیند آئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے، اور اگر پڑھاتے وقت نیند آئے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

(ذخیرۃ الجنان ۳/۳۱۶ بحوالہ معارف الفرقان ۱/۵۴)

شفیع اللہ صائع

''بغاوت بنامِ عشق''

بشریت کے ناطے انسان غم والم کے بجائے خوشی اور مسرت کو ترجیح دیتا ہے اور کیوں نہ ہو خود خالق کائنات فرماتے ہیں واما الانسان اذا ما ابتلاہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن۔ ہر دور میں مختلف طبقوں کے لوگوں نے اپنے لئے خوشی کے ایام مقرر کیے ہیں۔ اس بشریت کے تقاضے کو مدِ نظر رکھ کر اسلام نے بھی مسلمانوں کو اجتماعی خوشی منانے کے لئے دو عیدیں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) مقرر کئے اور اپنے پیروکاروں کو حدودِ شرعیہ میں رہتے ہوئے جشن منانے کی اجازت دی۔ لیکن ان دو عیدوں کے علاوہ اسلام میں کسی تیسرے عید کی ثبوت نہیں ملتا حالانکہ یہود نے ایت ''الیوم اکملت لکم دینکم ۔۔۔۔الایہ'' کے نزول پر تیسرے عید رکھنے کی فرمائش اور پیشکش مسلمانوں کو بطور مشورہ دیا لیکن اسلام میں شارع کی جانب سے اس کا کوئی گنجائش نہ تھا دین وہی ہوتا ہے جو ربِ کائنات نے بتایا ہوا و رحمت کائنات کو بھیجا ہو اس میں فرمائش اور من مانی کی کوئی دخل نہیں لیکن افسوس کہ

بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر

کچھ نو مولود حضرات دین اسلام کو نامکمل سمجھ کر عشق جاہلانہ کے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر بے ادبی کا نشہ سر پر چڑھا کر ایک تیسرے عید، عید میلاد النبیؐ کو دائرہ اسلام میں گھسانے کے درپے ہیں جو کہ بغاوت بنام عشق کے مصداق ہیں۔

قارئین کرام! آنے والے سطور آپ کے آنکھیں کھول دیں گے ان شاء اللہ کہ واقعی یہ ایک مستحسن عمل یا ایک بدعت اور بریلویوں کا خود ساختہ عید ہے۔

تاریخ کی اوراق پر اگر ایک طائرانہ نظر دوڑائی جائے تو تاریخ کے سیاہ سطوروں کے نقاط چلا چلا کر صاف بتائی گی کہ نبیؐ کے ماننے والو!

ہوشیار رہو کہیں کوئی راہزن اور دغاباز دھوکے میں شہد دکھا کر زہر نہ پلادے کہ اسلام میں ایک تیسری عید ،عید میلاد النبی ؐ بھی ہے۔لہذا یہاں اس بات کی وضاحت قابل تحسین ہے کہ یہ بدعت کب اور کہاں سے شروع ہوئی؟

برادران محترم! مصر کے خطے پر شاہانہ نشے میں مدہوش ایک ملک اربل مظفر ابوسعید (630 ھ) ایک روشن خیال اور آزاد بادشاہ تھے، ائمہ اور مجتہدین کے پیروی سے لوگوں کو ہٹانے اور نت نئے اجتہادات کا خوگر تھا، اور مقصد اس کا یہ تھا قرآن وحدیث میں اپنے آزاد رائے سے اجتہاد کی جائے اور ہر شخص کو اپنے اجتہاد اور خواہش کے مطابق عمل مل جائے، تو نتیجہ یہ ہوگا کہ رد و اثبات کا کام آسان ہو کر اپنی خواہشات کا دخل اندازی دین اسلام میں آسان ہو جائیگا، اسی اصولوں کو پیش نظر رکھ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے اپنی سیاست کی گاڑی چلا کر مدعی نبوت ہو گیا (والعیاذ باللہ)۔یاد رہے کہ ہر قسم کے بے دینی راہ روی سے روکنے والی واحد چیز ائمہ سلف کی پیروی اور تقلید ہے اور اس کے برعکس عوام کو اجتہاد سپرد کرنا دین کی بربادی اور بے دینی کی ترقی ہے مگر ملک اربل اس کا مخالف تھا کہ ائمہ سلف کی تقلید کی جائے کیونکہ ظاہرا تو یہی چہرہ تھا مگر پس پردہ ہوا دینے والا ایک غیر مقلد عالم عمرو بن دحیہ ابو الخطاب تھا جو اس کو ابلیس کی طرح اپنے دجل کی سونڈ سے اشارے دیتا رہا، اس غیر مقلد عمرو بن دحیہ کے بارے میں شارح حدیث آب یار بخاری حافظ ابن حجر العسقلانی لسان المیزان 296/4 بحوالہ مطالعہ بریلویت رقمطراز ہیں کثیر الوقیعة فی الائمة وفی السلف من العلماء خبیث اللسان احمق شدید الکبر قلیل النظر فی امور الدین متھاونا

یعنی: یہ سلف علماء کے پیچھے بکواس کرنے والا، بدزبان، بے وقوف متکبر اور کم فقہ اور ست انسان ہے۔ بہر حال قارئین عظام! عید میلاد النبی ؐ کا آغاز اس شخص کے بتانے پر ملک اربل نے شروع کیا تھا۔

اگر محققانہ نظر کیا جائے تو ہر عمل کے پیچھے ایک سبب اور محرک ہوتا ہے۔تو عید میلاد النبی ؐ کا

سبب، باعث اور محرک خود آپ ؐ کی پیدائش مبارک ہے۔اور یہ تو صحابہ کرام ؓ کے دور میں بھی موجود تھا بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر خود رسالت مآب ﷺ کی حیات مطہرہ قبل البعثۃ بھی موجود تھا لیکن احادیث گواہ ہیں کہ نہ تو آپ ؐ نے خود اور نہ حضرات صحابہ کرام ؓ نے کبھی عید میلاد منایا، نہ نبی ؐ نے کسی کو میلاد منانے کا حکم کیا، اور نہ میلاد نہ منانے والوں سے ناراضگی کا اظہار کیا۔خود آپ کے لخت جگر فاطمہ ؓ، ام کلثوم ؓ، امامہ ؓ، حسن ؓ اور حسین ؓ نے کبھی یہ خوشی نہ منائی اور نہ کبھی باپ نانا کے ولادت پر اجتماعی جشن منایا۔ پھر آگے آ کر قرون مشہود لہا بالخیر میں بھی یہی سبب اور محرک وجود یافتہ تھا لیکن اسی عید کا نام و نشان تک نہ تھا۔اب فیصلہ کریں کہ یہ بدعت نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ خود بریلوی حضرات بھی اس کو بدعت کہتے ہیں لیکن بدعت کے ساتھ حسنہ کا قید لگا کر اپنے معانی تلاش کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔لیکن علامہ ابن امیر الحاج مالکی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ حنبلی، مجدد الف ثانی ؒ، نصر الدین شافعی وغیرہ نے اس عید میلاد النبی ؐ کو صاف صاف بدعت کہا ہے۔

معزز قارئین! اس سے انکار نہیں کہ محمد رسول اللہ ؐ کا ذات گرامی ایک نعمت عظمیٰ ہیں اور ان سے محبت عین ایمان ہے لیکن یاد رکھئے محبت دو طرح کے ہوتے ہیں ایک ذات کے اعتبار سے اور دوسری محبت کسی روشن سبب اور وصف کے بنیاد پر۔پہلی والی محبت جذبات پر مبنی ہوتی ہے اور قلیل الوقت ہوتی ہے کیونکہ محض ذاتی ولادت پر تو ابولہب نے بھی خوشی منا کر بشارت لانے والی لونڈی کو آزاد کرایا یہی ذاتی محبت ابولہب کے کام نہ آیا اور بے ایمان ہو کر دنیا سے مٹ گئے، جبکہ دوسری قسم محبت کے پیچھے ایک فلسفہ اور نظریہ ہوا کرتی ہے اور یہی محبت ہے جس پر لوگ کھلے جاتے ہیں، تو مدعیان عشق رسول ؐ کو جاننا چاہیئے کہ محبوب سے اس طرح محبت کی جائے جس پر محبوب کو خوشی ہوتی ہے اور جس سے اس کے آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، ایسی محبت نہ ہو کہ اپنے دل بہلانے کیلئے اور پیٹ بھرنے کے لئے ہو، کہ ہوس پرستی ہے۔

برادران گرامی! اپنی یہ بات کہ ہندوستان میں رسم عید میلاد النبی ؐ کیسے آیا؟ فرنگی کا ہندوستان میں آمد

دراصل مسلمانوں کے دین کو مٹانا اور اپنے دجالی قانون کا نفاذ تھا، جب کے انگریز نے ہندوستان کے سرزمین پر قدم جمائے تو مسلمانوں کی دین میں دخل اندازی شروع کردی اور مختلف مکاید کے ذریعے حملہ آور ہوئے۔ ہندوستان میں چونکہ ہندوؤں اپنا سالانہ جشن سنگٹن اور عیسائی اپنا کرسمس ڈے مناتے تھے تو ظاہر بات ہے کہ وقت کا تقاضا اور للکار تھا کہ مسلمان بھی اپنے لئے سیرت نبویؐ اور شان محمدیؐ پر محافل کا انعقاد کر کے مسلمانوں کے دلوں میں شارح اسلامؐ کی عظمت قرار پا کر کہیں ان بے دینوں کی رسوم اور عقائد سے مرعوب نہ ہو جائے اور اس کا اجازت اقلیم ہند کے مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ محدث دہلوی نے اس شرط پر دی کہ وقت کا تعین نہ ہو اور رسومات اور بدعات سے پاک ہو، لیکن انگریز نے ایک چال چلا کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے اور حضور اکرمؐ سے جعلی اظہار عقیدت کیلئے ۱۲ ربیع الاول کی سرکاری چھٹی کا اعلان کیا جو سراسر مسلمانوں کی مذہب میں دخل اندازی تھی تاکہ بدعات شروع ہو کر مسلمانوں میں تفرقہ بازی پیدا ہو جائے اور مولانا احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم فکر طبقے نے اس پر لبیک کہہ کر میلاد کو دین میں داخل کرنے کی کوششیں شروع کیے۔

قارئین کرام! میلاد کا بنیادی اور مرکزی نقطہ کھڑے ہو کر سلام کرنا ہے جس کو ابن حجرؒ نے بدعت کہا ہے جس کے پیچھے یہ فلسفہ ہے کہ لوگ تاریخی یاد کو تصوری یاد سے وہی اصل والا معاملہ کر کے تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ بریلوی اور سیفی نعوذ باللہ حضورؐ کے عین ولادت اور دنیا میں تشریف آوری کے وقت کو یاد کر کے تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں اور خیال میں لاتے ہیں کہ اب ہم پر اُسی طرح انوارات برس رہی ہیں جس طرح آپؐ کے ولادت کے وقت ہو رہی تھی حالانکہ وہی انوارات مکرر ماننا دراصل کند ذہنی اور دھکا زوری نہیں تو اور کیا ہے؟

عزیزان گرامی! ہم سیرت کے نام پر منعقدہ تقریبات سے انکار نہیں کرتے بلکہ سیرت کے مجالس جتنے بھی ہو جائے کم ہیں، آپؐ کی 63 سالہ زندگی پر تبصرہ کرنے کے لئے 63 سال شام وسحر مسلسل تقاریر ہونی چاہیئے لیکن ہم عشق کے نام پر بغاوت کے قطعاً قائل نہیں، بریلوی حضرات وقت

کے تعین کے ساتھ مقررہ تاریخ کو عید میلاد النبیؐ کا نام دیتے ہیں جو کہ صاف بدعت ہے اور ساتھ ہی مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے آوازیں بلند بلند کر بیت اللہ (مسجد) میں چھلانگیں لگائی جاتی ہیں اور مسجد چڑیوں والی درخت کا منظر پیش کر رہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد عام جلوس نکالتے ہیں، الغرض یہ سارے امور بدعات ہیں جن کا ثبوت خیر القرون میں نہیں ملتا۔

محترم قارئین ! ولادت کی رسم دنیا کے دو قوموں میں منائی جاتی ہے۔ دنیا کے مشرق میں ہندوؤں ہر سال جنم اشٹمی مناتے ہوئے عقیدہ رکھتے ہیں کہ کرشن کنیا ہر سال نیا جنم لیتا ہے۔ اور دنیائے مغرب میں عیسائی کرسمس ڈے مناتے ہیں، ان دو کے علاوہ کہیں سالگرہ منانے کا رواج ہیں ہاں اب بہت ساروں نے ان کا اندھا تقلید کر کے برتھ ڈے کے نام سے تقریبات شروع کیے ہیں لیکن افسوس مسلمانوں پر کہ جب ان کے پیارے نبیؐ عبادات میں بھی یہود کے ساتھ مشابہت پسند نہیں کرتے اور روشن خیال مسلمان قدم قدم اور پل پل مغرب کے تقلید پر مر مٹنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں آتا ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم

جس نے کسی کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے شمار ہوگا لہٰذا مسلمان بھائیو ! یہود کی مشابہت سے بچتے رہنا اور اپنے نظریہ اسلام اور علماء دیوبند کے منشور پر ڈٹے رہنا۔

بیا رواجی اختر می نہ دے پہ کار

چی یار رضا شی بس اختر می دا دے

☆......☆......☆

(مفتی) فیض الحسین حقانی
خادم نوجوانان احناف چارسدہ

مسئلہ سماع النبیؐ عند القبر

میں دیوبندی ومماتی پنجپیری علماء کا تقابلی جائزہ

ناظرین کرام شاید آپ حضرات سابقہ رسالوں میں دیکھ چکے ہونگے کہ بندہ (راقم) اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند اور پنجپیری مماتی علماء کے عقائد ونظریات میں تقابل پیش کر رہا ہے من جملہ ان عقائد ونظریات میں ایک مسئلہ درود وسلام علی النبی الکریم ﷺ ہے کہ اگر کوئی خوش قسمت روضہ اطہر علیہ السلام پر حاضر ہوکر حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرے تو وہ آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور حضور مبارکؐ جواب دیتے ہیں کیونکہ حضورؐ اپنے قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اگر قریب سے درود وسلام پڑھے تو خود سنتے ہیں اور اگر دور سے پڑھا جائے تو فرشتے پہنچا دیتے ہیں اور آپؐ اس کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں اور یہ بات بھی علمائے دیوبند کے نزدیک مسلّم ہے کہ نبی روح اور جسم عنصری دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ دنیوی زندگی میں بھی روح اور جسد عنصری کا مجموعہ نبی تھا اور مرنے کے بعد بھی آپ ﷺ روح مع الجسد کے ساتھ نبی ہیں۔ قرآن وسنت، آثار صحابہ اور اقوال علماء سے بھی یہی ثابت ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ اس موضوع پر بھی کبھی تفصیل کیساتھ وضاحت کروں گا اگر زندگی نے وفا کی۔

الحمدللہ علمائے دیوبند کے تمام عقائد ونظریات محکم ثابت بدلائل واضحہ ہے لیکن ہم ناظرین کرام کے فائدہ کیلئے ہر مسئلہ کو مختصراً مبرھن پیش کر رہے ہیں تاکہ ناظرین کرام علمائے دیوبند کے موقف کو اسانی سے جان کر مضبوطی سے تھام لیں اور ہر قسم شیاطین الانس والجن سے محفوظ رہیں۔

عقیدہ صلوٰۃ وسلام قرآن کریم کی روشنی میں:

ان اللہ وملا ئکتہ یصلّون علی النبی یآ یھا الذین آمنو ا صلو ا علیہ وسلموا تسلیما (احزاب)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی کریم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو۔

نبی کریمؐ جیسے قبل الوفات نبی تھے ایسا ہی اب بھی بعد الوفات نبی ہے۔

استدلال: اس آیت کریمہ میں لفظ نبی مذکور ہے اور لفظ نبی روح اور جسم دونوں کیلئے بولا جاتا ہے جیسے آپؐ زندگی میں نبی تھے۔ اب بھی ویسے ہی روضہ اطہر میں نبی ہیں۔ یہ نہیں کہ نزول آیت کے وقت نبی تھے اور اب وفات کے بعد نبی نہیں ہے بلکہ جیسا کہ بوقت نزول آپؐ نبی تھے تو وفات کے بعد بھی روضہ اطہر میں نبی ہیں اور نبی کا اطلاق دونوں روح مع الجسد پر ہوتا ہے۔ نہ کہ صرف روح یا جسد پر۔ تو جب نبی روح مع الجسد کا نام ہے تو درود شریف بھی روح مع الجسد پر پیش کیا جاتا ہے اور جواب بھی روح مع الجسد کا مجموعہ فرماتے ہیں۔

عقیدہ صلاۃ وسلام حدیث کی روشنی میں:

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نا ئیا ابلغتہ۔ [مشکوٰۃ ص 87 شعب الایمان للبیہقیؒ ج 2 ص 218۔ جلاء الافہام ص 92] مرقاۃ ج 22/4 فتح الباری ج 595/6 تحریرات حدیث ص 388]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے پاس پہنچا دیا جاتا ہے۔

تنبیہ: یہ روایت مختلف طرق سے مروی ہے بعض طرق ضعیف ہے لیکن ہم یہ روایت ابوالشیخ اصبہانیؒ کے سند سے نقل کر رہے ہیں اور اس سند پر کوئی کلام نہیں جس کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہو جائے اس

روایت کی تصحیح حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری ج 6 ص 595 میں، علامہ سخاویؒ نے القول البدیع 325 میں، ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ ج 4 ص 22 میں، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے فتح الملہم ج اول ص 330 میں اور نواب صدیق حسن خان صاحب نے دلیل الطالب ص 844 میں فرمائی ہے۔

استدلال: یہ روایت ہمارے مدعا پر نص صریح ہے کہ اگر کوئی نیک بخت جناب نبی کریمؐ کے روضہ مطہرہ پر حاضر ہو کر صلاۃ وسلام پیش کریں تو حضور مبارکؐ خود بنفس نفیس سن کر جواب فرماتے ہیں حضورؐ کی سماع عند القبر پر دلائل تو بہت ہیں لیکن خوف طوالت کی وجہ سے ان مختصر دلائل پر اکتفاء کرتے ہیں تاکہ مسلک علمائے دیوبند کے سمجھنے میں کوئی دقت نہ رہے۔

مسئلہ سماع النبی عند القبر میں علمائے دیوبند کا مسلک

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا منظور نعمانیؒ فرماتے ہیں

ان للہ ملائکۃ سیاحین الخ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ تفصیل معلوم ہوئی کہ فرشتوں کے ذریعے آپؐ کو صرف وہی درود وسلام پہنچتا ہے جو کوئی دور سے بھیجے لیکن اللہ تعالیٰ جب کسی کو قبر مبارک کے پاس پہنچا دے اور وہ وہاں حاضر ہو کر صلاۃ وسلام عرض کریں تو آپؐ اس کو بنفس نفیس سنتے ہیں اور ہر ایک کو جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔(معارف الحدیث ج 5 ص 389)

(۲) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں جو درود وسلام آپؐ کے روضۂ اطہر کے قریب پڑھا جاتا ہے وہ آپؐ کی ذات اقدس پر پیش کیا جاتا ہے(امداد الفتاوی ج ۵ ص ۱۰۲)

(۳) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں: من صلی علی عند قبری الخ اس حدیث مبارک میں قبر شریف پر کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنے کی کس قدر فضیلت ہے کہ سرور عالمؐ اس کو خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مبارک حضرات جو اس پاک شہر میں رہنے والے ہیں اور ہر وقت بلاواسطہ درود شریف حضورؐ کو سناتے ہیں۔(فضائل حج ص ۱۱۹)

(۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ دوسرے جگہ اس حدیث (من صلی علی عند قبری الخ) کے تشریح میں فرماتے ہیں جو شخص دور سے بھیجے اس کے متعلق تو پہلی روایات (ان للہ ملائکۃ سیاحین الخ) میں تفصیل سے گزر چکا ہے کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدسؐ پر جو شخص درود بھیجے اس کو حضورؐ تک پہنچا دیں اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خود سنتے ہیں بہت قابل فخر، قابل عزت اور قابل لذت چیز ہے،
(فضائل درود شریف ص 24)

(۵) مفکر اسلام فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمودؒ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:
کہ نبی کریمؐ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور جواب دیتے ہیں اور ہر جگہ سے نہیں سنتے (بغیر واسطے کے) دور دراز سے صلاۃ وسلام پڑھنے والوں کا سلام آپؐ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے یہی عقیدہ اہل السنت والجماعت کا ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ ج اول ص 282)

(۶) حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سوال کے جواب میں فرماتے ہیں
''کہ اکابر سے سنا ہے کہ احاطہ مسجد شریف میں جہاں بھی درود وسلام پڑھا جائے خود سماعت فرماتے ہیں مسجد کی حدود جہاں تک وسیع ہوں گی وہاں تک سماعت کا حکم ہوگا۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج 10 ص 468)

(۷) حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ (تلمیذ حضرت مدنیؒ) لکھتے ہیں:
عقیدہ نمبر ۶: اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کی قبر مبارک کے پاس سے صلاۃ وسلام پڑھے تو اس کا آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور دور سے پڑھے ہوئے صلاۃ وسلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں۔(المہند علی المفند مع الاضافہ ص 146)

(۸) فقیہ العصر مفتی رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں: کہ انبیاء علیہم السلام کی سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔(فتاوی رشیدیہ ص 152)

(۹) اکابرین دیوبند کا متفقہ اعلان۔ بحرالعلوم جس پر محمد یوسف بنوریؒ، شیخ الحدیث عبدالحقؒ، ظفر احمد عثمانیؒ، علامہ شمس الحق افغانیؒ، شیخ التفسیر ادریس کاندھلویؒ، مولانا محمد صادقؒ، مفتی محمد شفیعؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مفتی محمد حسنؒ، مولانا رسول خان رحمہم اللہ تعالیٰ کا اتفاق ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اکابرین علمائے دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنے قبور میں زندہ ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں ہے۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود شریف پڑھا جائے بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنت والجماعت کا مسلک ہے اکابرین دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔

(تسکین الصدور ص 37)

(۱۰) امام اہل السنت ترجمان علمائے دیوبند شیخ الحدیث محمد سرفراز خان صفدرؒ فرماتے ہیں۔

حضرات صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک کوئی شخص اہل السنت والجماعت میں ایسا نہیں گزرا جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرتؐ عند القبر صلاۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے تمام اہل السنت والجماعت کا آپؐ کے سماع عند القبر پر اتفاق ہے کوئی اس کا مخالف نہیں گزرا۔ اور کتب اہل اسلام میں اس کے خلاف ایک بھی صریح حوالہ موجود نہیں من ادعی خلافہ فعلیہ البیان۔ تسکین الصدور ص 331

مسئلہ سماع النبیؐ عند القبر میں پنجپیریوں کا مسلک:

(۱) مولانا شہاب الدین خالدی مماتی صاحب لکھتے ہیں

انبیائے کرام علیہم السلام کا سننا تو اس کے بارے میں تحقیق یہ ہے ضابطہ تو یہاں بھی عدم سماع کا ہے۔ (عقاید علمائے اسلام ص 484)

(۲) مماتیوں کے شیخ المحقق محمد حسین نیلوی لکھتے ہیں:

یہ کہنا کہ انبیائے کرام علیہم السلام عنصری کانوں سے سنتے ہیں اور عنصری آنکھوں سے دیکھتے ہیں باطل ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں آپؐ کا بنفس نفیس سننا علی سبیل خرق عادت اور خلاف قیاس ہے۔ (ندائے حق ج 2 ص 89-88)

(۳) نیلوی صاحب اپنے رسالہ شفاء العی میں لکھتے ہیں:

شہید ہو یا ولی یا نبیؐ وفات کے بعد خود باختیار کام کرنے سے عاجز ہو نہ خود نہا سکتے ہیں نہ کفن پہن سکتے ہیں نہ اپنی قبر کھود سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں عاجز اور بے حس و حرکت ہوتے ہیں۔ (مجموعہ رسائل نیلوی ج ص 458)

(۴) مولانا شہاب الدین خالدی مماتی دوسری جگہ لکھتے ہیں کسی حدیث میں صلاۃ وسلام پڑھنے والے کی آواز کو سننے کا ثبوت اور ذکر نہیں ہے تو عند القبر سننے کا عقیدہ نہ اہل السنت کا ہے اور نہ ہی صحابہ، تابعین، تبع تابعین وائمہ مجتہدین کا۔

الحمدللہ جمیعت اشاعت التوحید والسنۃ کا عقیدہ انہی اکابر کے موافق اور مطابق ہے۔ (عقاید علمائے اسلام ص 641)

(۵) شیخ القرآن محمد طیب پنجپیری صاحب لکھتے ہیں:

انبیائے کرام علیہم السلام کا سماع اور بھی زیادہ مستبعد ہے۔ (مسلک الاکابر ص 31)

(۶) مولانا عطاء اللہ بندیالوی مماتی صاحب لکھتے ہیں:

بندیالوی صاحب ایک روایت عدم سماع النبیؐ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں معلوم ہوا کہ صحابیؓ اور تابعیؒ دونوں کا نظریہ یہ تھا کہ امام الانبیاءؐ قبر منور پر آنے والوں کے سلام کو نہیں سنتے۔ (کیا مردے سنتے ہیں ص 40)

(۷) مولانا عبدالمقدس پنجپیری صاحب لکھتے ہیں:

اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ نبیؐ خود خطاب سلام کا سنتے ہیں وہ کفر ہے خواہ السلام علیک کہے یا السلام علی النبی کہے۔ (تحقیق الحق ص 421)

(۸) مماتیوں کے شیخ المحقق محمد حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

صحابہ کرامؓ کا یہ عقیدہ تھا کہ آپؐ اپنے حجرہ شریف کے اندر آرام گاہ (قبر اطہر) میں دنیوی، حسی، حقیقی، عضری، جسمانی حیات کیساتھ تو بہ نفس نفیس بجسدہ وروحہ زندہ تشریف فرما نہیں نہ وہ ہماری سنتے ہیں نہ ہم ان کی۔ (ندائے حق جلد اول ص 533)

(۹) حسین نیلوی صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

صحابہ کرامؓ کا یہ عقیدہ ہرگز نہ تھا کہ نبی پاک ؐ قبر کے پاس سلام سن لیتے ہیں۔

(ندائے حق جلد اول ص 648)

خلاصہ: اصل مسئلہ علمائے دیو بند و پنجپیر یوں کے درمیان حیات النبیؐ فی القبر ہے کہ آیا جسد عنصری مرنے کے بعد اپنے قبر مبارک میں زندہ ہوتے ہیں یا نہیں؟ تو جو حضرات حیات النبی ﷺ کے قائل ہیں وہ سماع النبی ﷺ کے بھی قائل ہیں اور جو حیات فی القبر کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ جسم عنصری عذاب وثواب سے فارغ ہیں تو ایسے لوگ سماع النبیؐ کے بھی قائل نہیں ہیں حیات النبی کا مضمون آگے شماروں میں گزر چکی ہے شائقین حضرات وہاں دیکھ لیں۔

تبصرہ:

آپ ناظرین کرام درج بالا مضمون کو بغور مطالعہ کریں کہ علمائے دیو بند حضور کے روضۂ اطہر کے پاس پڑھے ہوئے درود کے سننے کے قائل ہیں جبکہ پنجپیری حضرات اس کے منکر ہیں، تو پنجپیری حضرات سماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی علمائے دیو بند کے مخالف ہیں جس طرح کے پہلے مسائل میں بھی مخالف تھے۔ جو پہلے رسائل میں گزر چکے ہیں۔ تو کیا اتنے اختلافات کے باوجود بھی مماتی حضرات دیو بندی ہیں؟؟؟

فیصلہ آپ ناظرین کرام فرمائیں۔۔۔

تقابل جاری ہے۔

ابو صہیب محمد سراج حقانی

مودودی...... گمراہی کے اسباب

دین اسلام اطاعت کا نام ہے اور اطاعت میں اپنی عقل چلانا سرکشی اور تمرد ہے۔ یہ درست ہے کہ دانا اور مدبر حاکم کا کوئی حکم بھی حکمت اور مصلحت سے خالی نہ ہوگا۔ مگر محکوم کا پہلا قدم یہ ہے کہ اپنی عقل پر نہیں حاکم کے حکم پر اعتماد کرے۔ مسلمان کہتا ہی ہے اسکو جو اپنے خالق کے احکامات کو اپنی عقل کے ترازو پر تولنے کی بجائے اسکے سامنے سر تسلیم خم کرے۔

اسکی مثال یوں سمجھے کہ ایک سپاہی اپنے افسر کے اشارہ کا پابند ہوتا ہے اسکے حکم پر اپنی جان قربان کرتا ہے اب اگر یہ سپاہی پہلے افسر کے حکم کو اپنی عقل کے ترازو پر تولے پھر اطاعت کیلئے قدم بڑھائے تو یہ سپاہی نہیں باغی ہے۔

دیکھئے اکبر بادشاہ نے ال تیمور کی سیادت کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اپنے خواہشات کی تکمیل کے خاطر دین اسلام جیسے مقدس قانون کو تبدیل کر کے صلح کل کے نام سے ایک نیا قانون متعارف کروایا۔

یہ سب کچھ اسلئے کہ اکبر کے دل ودماغ میں دین اسلام وہ تھا جو انکے عقل میں آئے مگر در حقیقت یہ خدا پرستی نہیں خود پرستی ہے اکبر کے زمانہ سے موجودہ دور تک کی ترقیات پر نظر ڈالو تو وہ عقل دور اندیش جس پر اکبر اور اس کی پارٹی کو ناز تھا آج جہالت سمجھی جارہی ہے۔

پر یہ سب کچھ موجود تھے مودودی صاحب میں بھی۔ اگر اکبر نے اپنی عقل ودانش سے دین اسلام کو بدل ڈالا، تو مودودی صاحب نے اپنی عقل ودانش سے اسلامی تعلیمات کی عجیب وغریب تاویلات کر کے دین اسلام کو مسخ کر ڈالا۔ اگر اکبر کے نزدیک دین اسلام وہ تھا جو انکے عقل میں آئے، تو مودودی صاحب کے نزدیک اسلامی تعلیمات کی صحیح تشریحات وہ تھے جو انکے عقل میں آئے، اگر اکبر نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو عقل کے کسوٹی پر پرکھا تھا، تو مودودی صاحب نے بھی اللہ تعالیٰ

کے احکامات میں نقل کو عقل کے تابع بنایا تھا، جس طرح اکبر اور اس کی پارٹی کو عقل پر ناز تھا، تو مودودی اور اس کے جماعت کو بھی اپنی عقل پر ناز ہے۔ پر اکبر تو گمراہ کہلائے گئے لیکن کیا وجہ ہے کہ مودودی کو گمراہ نہ کہا جائے۔ اگر اکبر کی ایجاد مذہب گمراہی ہے تو مودودی کی تعمیر مذہب گمراہی کیوں نہیں۔

پھر اکبر نے تو اپنے اختراعات کو اسلام کا نام نہیں دیا مگر مودودی صاحب ان غلط افکار وعقائد کو اسلام کا نام دیکر کتنے لوگوں کے گمراہی کا سبب بنے۔ اسلئے رب کائنات کا اعلان ہے: **وما اوتیتم من العلم الا قلیلا**، تمہیں بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔

انسان کے سامنے جب یہ اعلان حق پڑھا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ چیں بجبیں ہوا کرتا ہے۔ کلام اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ انسان فطرتاً ظالم وجاہل ہے۔ خالق فطرت نے قرآن حکیم اس لئے نازل کیا ہے کہ ظلم کے بدلے عدل اور جہل کے عوض علم فطرت انسانی کی مرحمت ہو۔

عقل بلاشبہ خدا کی دولتوں میں بہت بڑی دولت ہے۔ علم وعقل ہی نے انسان کے درجے کو خدا کے مخلوقات میں سب سے اعلیٰ کر دیا۔ مگر سب سے پہلے اس عقل کو اپنی حقیقت، فطری لاچاری اور بے بسی، اور اس ربط وتعلق میں جو خالق اور مخلوق کے درمیان ہونا چاہیئے صرف کرنی چاہیئے نہ کہ انبیاء کرامؑ کی تعلیمات اور انکی معصوم ہستیوں سے لوگوں کو بدظن کرنے میں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے عقل انسانی کو وحی الٰہی کے تابع بنایا، جس نے عقل کو وحی کے تابع رکھا اس کی عقل نے نافع کا کردار اپنایا اور جس نے عقل کو وحی کے مقابلے میں استعمال کیا تو وہ گمراہ ہو گیا۔ دنیا میں کتنے لوگ ایسے گزرے ہیں جو عقل وفکر کے دیوتا کہلائے گئے۔

ارسطو، افلاطون، جالینوس اور بطلیموس جیسے عقل وفکر کے دیوتا۔ ہر ایک نے انسان کی فلاح کا راستہ دریافت کرنا چاہا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ لوگ خود کامیاب کہلائے گئے؟

العظمۃ للہ کامیابی تو در کنار انکی نمائش عقل ودانش نے تو انبیاء کرامؑ کی پاک تعلیمات کو بھی مکدر کر دیا۔

پر ان لوگوں نے تو انبیاء کرامؑ کی تعلیمات کو مکدر کر دیا۔ اور مودودی صاحب ان سے چند قدم

آگے بڑھے انبیاء کرام کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام کی ذات کو بھی داغ دار کر دیا۔ انبیاء کرام کی عصمت کو پامال کر دیا۔ افسوس کہ مودودی صاحب دینی افکار وعقائد کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی بجائے سلف صالحین کے نہج پر چلتا تو شاید کہ آج مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ اور مولانا قاسم نانوتویؒ کی خاندانوں کی طرح مودودی صاحب کی خاندان بھی علم وعرفان کا سرچشمہ ہوتا لیکن رب کائنات کا اعلان **وما اوتیتم من العلم الا قلیلا** کا تاریخی مظاہرہ کس طرح ہوتا؟



بقیہ از   امام صاحب کا تقویٰ

آپؒ نے اپنے اساتذہ سے ایسے صحابہ کرامؓ کے فتاویٰ بھی معلوم کیے جو اجتہاد اصابت رائے اور ذکاوت وذہانت میں مشہور تھے۔ تاریخ بغداد میں ہے کہ ایک دن امام صاحبؒ خلیفہ منصور کے پاس آئے وہاں عیسیٰ بن موسیٰؒ بھی بیٹھے تھے انہوں نے منصور سے کہا کہ ھذا عالم الدنیا الیوم۔ یعنی آج یہ شخص دنیا کا بڑا عالم ہے منصور نے امام صاحبؒ سے پوچھا کہ آپ نے علم کس سے حاصل کیا ہے؟ آپؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کا علم اصحاب عمرؓ سے حضرت علیؓ کا علم صحاب علیؓ سے اور عبداللہ بن مسعودؓ کا علم اصحاب ابن مسعودؓ سے حاصل کیا ہے۔ زمانہ میں ان سے بڑا کوئی عالم روئے ارض پر موجود نہ تھا منصور نے کہا کہ یقیناً آپؒ نے اپنے لیے مستند اور قابل اعتماد علم حاصل کیا ہے۔

امام صاحبؒ کی چند ایسے صحابہ کرامؓ سے ملاقات بھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے امام صاحبؒ تابعی ہیں چند صحابہؓ کے نام یہ ہیں۔ (۱) حضرت انس بن مالکؓ المتوفی 93ھ (۲) حضرت عبداللہ بن اوفیؓ 87ھ (۳) حضرت واثلہ بن الاسقعؓ المتوفی 85ھ (۴) حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہؓ المتوفی 102ھ وغیرہ یہ ہے امام صاحبؒ کا مقام ومرتبہ۔

بعض منکرین فقہ امام صاحبؒ اور فقہ حنفی پر اعتراضات کرتے ہیں جن کے جوابات ہم انشاءاللہ اس کے بعد قسط وار ذکر کریں گے۔

مفتی رب نواز حفظہ اللہ:
دارالعلوم فتحیہ، احمد پور شرقیہ

قسط۲

مطالعہ غیر مقلدیت

زکوۃ پر قبضہ کرنے کی فکر:

صحیفہ میں ”کانفرنس ساری زکوۃ پر قبضہ کرنے کی فکر میں“ عنوان قائم کر کے لکھا ہے۔

”مولانا (عبدالوہاب، ناقل) مرحوم نے جب فرمایا تھا کہ صاحبِ مال اپنے مال کی زکوۃ امام اطاعت کو ادا کرے تاکہ وہ اس کو صحیح مصارف میں خرچ کرے تو اس پر بعض علماء اُمراء بالخصوص کانفرنس بہت لال پیلی ہوئی تھی اور کہا تھا کہ امام کے پاس زکوۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ صاحبِ مال خود بخود اپنے رشتہ داروں پر زکوۃ تقسیم کر دیا کرے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج کانفرنس کا یہ کفر بھی ٹوٹ گیا وہ مسلمانوں کی ساری زکوۃ پر قبضہ کرنے کا راستہ سوچ رہی ہے۔ چنانچہ اس کے خطبہ صدارت میں ہے: اگر پہلے ہمارے بھائی ساری زکوۃ نہ بھی دیں تو اُن سے نصف یا زیادہ جتنا بھی وہ خوشی سے دینا قبول کریں باقاعدہ وصول کیا جائے۔ اس طرح آہستہ آہستہ گرفت کو مضبوط کرتے کرتے پھر ساری زکوۃ کی وصولی کا بھی انتظام ہو سکتا ہے کیونکہ مالا یدرک کلہ لایترک کلہ“۔

(صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۹)

صحیفہ کا تبصرہ:

صحیفہ میں مذکورہ بات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

بے شک کانفرنس باقاعدہ زکوۃ وصول کرے اور ساری کرے خدانخواستہ ہمیں اس پر کوئی حسد نہیں۔ مگر واضح رہے کہ زکوۃ باقاعدہ وصول کرنے کے لیے نصب امام ضروری ہے اور ضروری بھی ایسا ہے جیسا کہ اُجالے اور دھوپ کے لیے سورج کا ہونا ضروری ہے۔ (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع

الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۱۰)

غرباء کے مخالفین پر کرم فرمائی:

عنایت اللہ صاحب نامی شخص جماعت غرباء اہلحدیث میں رائج امامت کا انکار کرنے والے دوسرے اہل حدیث پر کرم فرمائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”وہ مولوی صاحب یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غفلون پر عمل کرتے ہوئے یعنی وہ خوب جانتے ہیں ظاہر میں نفع نقصان زندگانی دنیا کے اور وہ آخرت کے نفع نقصان سے غافل بے خبر ہیں“ جب کبھی جہاں کہیں مسلمان جماعت غرباء اہل حدیث کے مقابلہ میں جاتے ہیں تو وہ خدا کا حکم سمجھ کر جاتے ہیں یا آسمانی علم کے موافق جا کر مقابلہ کرتے ہیں۔ یا شیخ (حمید اللہ سیکرٹری آل انڈیا کانفرنس، ناقل) جی کی ماتحتی میں ہو کر جاتے ہیں اور ایچ پیچ کر کے حق مسلکوں کو۔ اور عاملین حق والوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اپنے ایمان سے وہ مولوی صاحب خود تم کو بتادیں گے جیسے کہ انہوں نے ماتحتی اختیار کی ہوئی ہے۔ شیخ جی کی پھر تمہاری سمجھ میں قرآن حدیث والے کی ماتحتی کرنے کا مسئلہ بخوبی آجائے گا۔ پھر کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت بالکل نہ پڑے گی۔ نظ وما یجحد بآیتنا الا الکافرون اور پھر نہیں انکار کرتا کوئی مسلمان ساتھ آیات ہماری کے یا ساتھ مسلکوں ہماروں کے مگر کافر لوگ انکار اور مقابلہ کرتے ہیں۔ اب دیکھ لو میرے بھائیو کہ خدا کے نزدیک مسلکوں کا ایچ پیچ کر کے کون لوگ انکار اور مقابلہ کر رہے ہیں اور کافر بن رہے ہیں جو کوئی اُن میں موحد مسلمان ہو تو اس کو چاہیے۔ اس کفر سے بچتا رہے اور انکار مقابلہ مسلکوں کا یا حق والوں کا نہ کرے اور دنیادار لوگوں کے ساتھ ہو کر حق کو مت مٹاؤ اور خدا کے دشمن مت بنو ورنہ خسر الدنیا والآخرۃ ہو جاؤ گے۔ فقط۔ (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۲۱)

عقیقہ میں قربانی والی شرطیں:

غرباء اہل حدیث کے ”مفتی“ ابو محمد صاحب لکھتے ہیں۔

"جانور عقیقہ کا مثل جانور اضحیہ کے ہونا ارجح وافضل ہے۔ چنانچہ امام ترمذیؒ نے اپنی جامع میں اہل علم کا قول نقل کیا ہے کہ قالوا لایجزی فی العقیقة من الشاة الا مایجزی فی الاضحیة۔" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۲۱)

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

غرباء اہل حدیث کے "مفتی" ابو محمد صاحب لکھتے ہیں۔

"نبی علیہ السلام کی زندگی ایسی ہی ہے جیسی کہ حدیث میں آئی ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ابو داود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق۔ یہ معنی ہیں زندگی کے کہ انبیاء علیہ السلام کا جسم اللہ تعالی نے مٹی پر حرام کر دیا ہے۔ اس کو مٹی نہیں کھاتی۔ اور روح ہر ایک کی زندہ ہے فرق اتنا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی روح اور جسم دونوں صحیح سالم رہتے ہیں اور اوروں کی صرف روح اور بموجب حدیث انبیاء رد اللہ علی روحی" کے جسم میں روح آتی جاتی ہے۔" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۲۳)

غیر مقلدین کا ماتمی جلسہ:

صحیفہ اہل حدیث میں لکھا ہے:

"حمیدیہ پارٹی کی جانب سے ایک اشتہار بعنوان "ماتمی جلسہ" شائع ہوا۔ جلسہ میں خاص وعام کو شریک ہونے کی دعوت دی گئی۔ حسب اعلان ۲۱ ربیع الاول ۵۸ھ کو مسجد کلاں صدر بازار دہلی میں زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب جلسہ ہوا۔ حاجی عبدالغفار صاحب حاجی علی جان والے کی وفات پر ماتم کیا گیا۔ مولانا عبدالوہابؒ صاحب مرحوم اور آپ کے صاحب زادے پر تبرا بھیجا گیا۔" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۳۰)

لوٹوں سی پٹائی

اسی صحیفہ اہل حدیث میں مذکورہ عبارت کے فوراً بعد لکھا ہے۔

"مدرسہ مولانا عبدالوہابؒ کے طلباء نے صدر صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہا تو لاٹھیاں، آگ کی انگیٹھیاں، وضو کرنے کے لوٹے لے کر ان پر پل پڑے سارا ایک دو کو زخمی کیا۔" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۳۰)

اہل حدیث بدعتیں ایجاد کرنے میں سرگرم:

اسی صحیفہ اہل حدیث میں مذکورہ عبارت کے فوراً بعد لکھا ہے۔

"افسوس! ہم کس منہ سے لکھنؤ کے شیعوں کو ان کی مذہبی روایات کی طرف توجہ دلائیں اور کس برتے پر تبرا بازی، ماتم سازی کی بدعت سے روکیں جب کہ بدقسمتی سے ہمارے گھروں ہی میں شیعہ (بزعم خود اہل حدیث) موجود ہیں۔ آئے دن تبرا بازی، ماتم سازی اور نئی نئی بدعتوں کے ایجاد کرنے میں سرگرم ہیں۔" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۳۰)

اپنوں پر شرک وکفر کے فتوے:

اسی صحیفہ اہل حدیث میں مذکورہ عبارت کے فوراً بعد لکھا ہے۔

"شیعوں میں عام طور پر دستور ہے کہ وہ ماتمی جلسے کیا کرتے ہیں جس میں پہلے امام حسینؓ کا ماتم کرتے ہیں۔ پھر صحابہ کرام پر تبرا بھیجتے ہیں۔ سو اسی طرح ہمارے بھائی اہل حدیثوں نے کر دکھایا۔ چنانچہ ماتمی جلسہ منعقد کیا۔ اس میں پہلے حاجی صاحب موصوف کا ماتم کیا۔ بعدہ مولانا عبدالوہاب صاحب مرحوم اور مولانا عبدالستار صاحب امام جماعت غرباء اہل حدیث پر تبرا بازی کی۔ مشرک، کافر، خارج از سلام، مردود، جہنمی وغیرہ کہا۔ آہ سچ ہے: ع

اس گھر کو آگ لگ گھر کے چراغ سے" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ صفحہ ۳۰)

عقیدہ خلق قرآن اور ثناء اللہ امرتسری:

غیر مقلدین کے سردار ثناء اللہ امرتسری نے اپنے زیر ادارت نکلنے والے پرچہ اہل حدیث [illegible] اگست ۱۹۴۰ء مطابق [illegible] رجب ۱۳۵۹ھ میں خلق قرآن کے حوالہ سے کچھ لکھا۔ تو غیر مقلدین کے "عالم نبیل مولانا عبدالجلیل سامرودی صاحب نے اس پر یوں تبصرہ کیا۔

"فاضل ایڈیٹر اہل حدیث۔ فرماتے ہیں: اور قرآن مجید کی آیت ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث پر بھی غور کریں۔ اس کے بعد فاضل ایڈیٹر فرماتے ہیں "طلباء کے سمجھنے کے لئے ایک بات کہتا ہوں قرآن مجید میں ارشاد ہے انا جعلناہ قرآنا عربیا پ ۱۲ ع ۱۱۔ اس آیت میں عربیا کو قرآن کی صفت بنایا گیا۔ آگے فرماتے ہیں۔ پس اس مسئلہ پر غور کرنے سے پہلے آیت موصوفہ کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس آیت میں قرآن عربی کو فعل جعلنا کا مجہول بنایا گیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: پس ایک ہی آیت میں دو دلیلیں ملتی ہیں جو قرآن مخلوق کے حادث ہونے پر کافی روشنی ڈالتی ہیں۔

میرے محترز ناظرین اہل حدیث برادرو! فاضل ایڈیٹر قرآن کریم کے حادث مخلوق ہونے پر سب سے اعلیٰ اور اکمل دلیل آیت ما یاتیھم من ذکر کو قرار دیا ہے۔ پھر دوسرے درجہ میں آیت پ ۱۲ ع ۱۱ آیت انا جعلناہ کو۔ قطع نظر اس کے کہ پ ۱۲ ع ۱۱ کی آیت یہ نہیں بلکہ انا انزلناہ ہے اور فاضل مدیر کی پیش کردہ آیت سورہ زخرف پ ۲۵ کی ہے فاضل ایڈیٹر اپنے اصول کو اس جگہ بالکل فراموش فرما گئے بلکہ اپنی تفسیر آیات القرآن بالقرآن پر بھی ایک قسم کا عیب لگایا۔ آپ کو چاہیے تھا کہ انا جعلناہ کی تفسیر انا انزلناہ قرانا عربیا سے کرتے چنانچہ جعل اس کے منافی نہیں خلافا للجھمیہ ومن نحا نحوھم اور یہ مفسرین سے مروی بھی ہے مگر آپ کو تفسیر القرآن بالقرآن سے کیا تعلق، آپ کو تو اپنے مزعومہ کی بناء پر فعل جعلنا کا مجہول بنانا ہے سو بنا کر پبلک کو بتایا اور طلباء پر اپنا احسان بھی جتا دیا۔" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۰)

جہمیہ کی پیروی

سامرودی صاحب مذکورہ بات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میں کہتا ہوں طلباء کیا علماء چھوڑ عوام پر احسان ہونا چاہیے ولیس ھذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام۔ اس آیت سے قرآن مجید کے مخلوقیت پر دلیل آپ ہی نے نہیں قائم کی ہے جس کی بناء پر طلبہ کو آپ کے احسان کے مرہون منت ہونے کی تکلیف گوارہ کرنی پڑے۔ یہی وہ آیت ہے جو جہمیہ کی راس المال ہے۔ دور کیوں جاویں آپ کی محولہ کتاب خلق افعال العباد امام بخاری رحمہ اللہ ص ۷۳ کو ہی زیر نظر کر لی جاوے تمام اشکال حل ہو جائیں گے قال ابو عبداللہ احتج ھؤلاء یعنی الجھمیۃ بآیات ولیس فیما احتجوا به اشد التباسا من ثلاث آیات یعنی جہمیہ نے قرآن مجید کے مخلوق ہونے پر کئی آیتوں سے دلیل پکڑی ہے مگر ان تمامی آیات مستدلہ میں بجز تین آیتوں کے کوئی آیت زیادہ اختلاط میں واقع کرنے والی نہیں۔ پھر ان آیات ثلاثہ کو بالخصوص بیان فرمایا۔ فرماتے ہیں والثالثۃ ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث۔" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۰)

امام بخاری پر مظالم:

سامرودی صاحب خلق قرآن کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں۔

"فاضل ایڈیٹر اہل حدیث (ثناء اللہ امرتسری، ناقل) نے اپنے رسالہ: روپڑی مظالم: کے ص ۱۶ میں امام بخاری رحمہ اللہ پر مظالم ڈھائے ہیں ... یہ کس قدر مغالطہ ہے یہ مظالم روپڑی ہیں یا مظالم ثنائی بر امام بخاری؟ بُرا نہ مانیں حضرات اہل حدیث کیا مظالم روپڑی کے عتاب میں امام بخاری کو زبردستی اپنے شریک بنا کر مورد عتاب انہیں بھی بنانا چاہتے ہیں کیا یہ فی نفس الامر صحیح ہے۔ ہم علی رؤس الاشھاد کہیں گے کہ امام بخاریؒ مولانا فاضل ایڈیٹر کے ہمراہ مورد عتاب نہیں بلکہ یہ صرف اکیلے ہیں یا فرقہ جہمیہ کی شرکت رہی اور بس" (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۳)

جہمیہ کا دیا ہوا سبق:

سامرودی صاحب آگے مزید لکھتے ہیں۔

''اب رہی آیت انا جعلناہ قرآنا عربیا، اس میں مولانا نے جعلنا کو معنی خلقنا سمجھا ہے اور یہی طلباء کے ذہن نشین کرنا کرانا بھی چاہتے ہیں۔میرے معزز اہل حدیث برادرو! اجعل کو خلق کے معنی میں تصور کرنا اسی جہمیہ کا ہی سبق دیا ہوا ہے۔امام احمد رحمہ اللہ کتاب الرد علی الجہمیہ میں فرماتے ہیں، ان جہمی سے کہا جاوے...کیا قرآن مجید میں تجھے کوئی آیت یا حدیث ملتی ہے کہ جو قرآن کو مخلوق ہونے کو بتاوے صراحۃ تو ہرگز نہ ملے گی پھر اس سے کہا جاوے تو پھر بھلا کیوں کہتے ہو کہ قرآن مخلوق ہے؟ جواباً کہے گا کہ اللہ نے فرمایا ہے انا جعلناہ قرآنا عربیا اس سے دلیل ملتی ہے اور کہے گا ہر مجعول مخلوق ہے۔حضرات! یہ ہے فاضل ایڈیٹر اہل حدیث کے اصل نکتہ کا ثمر۔'' (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۴)

غیر مقلدین کے چند مسائل قربانی:

محمد یونس خادم جماعت غرباء اہلحدیث لکھتے ہیں:

''ایک گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کافی ہے اگرچہ وہ کتنے ہی ہوں...ایک اونٹ میں دس شریک ہو سکتے ہیں...مرغ کی قربانی بھی برابر جائز اور درست ہے۔'' (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۲۴)

بھینس کی قربانی کا جواز:

محمد یونس خادم جماعت غرباء اہلحدیث لکھتے ہیں:

''بھینس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے۔'' (صحیفہ اہل حدیث دہلی، ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۲۴)

☆.....☆.....☆

قسط نمبر ۳

قلم: عبدالرحمن عابد

تقلیدی اہلحدیث

صبغۃ اللہ محمدی شیرانی لکھتا ہیں کہ ''تقلید احکام شریعت میں دو قسم پر ہے۔ایک جائز ومحمود، دوسری ناجائز ومذموم'' پھر تقلید محمود کی تعریف کر کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ''لہذا یہ طریقہ جائز ومحمود ہے'' (اقامۃ المیزان للفرق بین اہل البصائر والعمیان صفحہ ۱۶۸، ۱۶۹)

اور دوسرے جگہ لکھتے ہیں ''اس طرح ہم کہتے ہیں مطلق تقلید جائز ہے۔اسلئے کہ اسکی عوام کو ضرورت بھی ہے اور امت میں افتراق کا سبب بھی نہیں.....(ایضا صفحہ ۱۷۱)

اور دوسری جگہ رقمطراز ہیں ''جہاں قرآن وحدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکے تو وہاں اگرچہ تقلید عالم ماہر قرآن وحدیث جائز ہے.....الخ (حوالہ بالا صفحہ ۱۴۲)

اس سے معلوم ہوا کہ مطلق تقلید جائز ومحمود ہیں، اور عوام ایسا عالم جو قرآن وحدیث کا ماہر ہو، اس سے پوچھے تو اسے تقلید بھی کہا جا سکتا ہے، اور ساتھ ساتھ اسکی عوام کو ضرورت بھی ہے۔اور امت میں افتراق کا سبب بھی نہیں۔اور یہ طریقہ محمود ہیں۔فللہ الحمد

معلوم ہوا کہ افتراق کا سبب ہی عدم تقلید ہے، اور غیر مقلدیت طریقہ ہی غیر محمود ہیں۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر ہی کے چراغ سے:

حال ہی میں ایک رسالہ چھپ گئی ہیں جسکا مترجم مشہور غیر مقلد مولانا ابوبکر صدیق السلفی (سرپرست ہفت روزہ الاعتصام، لاہور) ہیں۔اس کتابچے میں یوں درج ہیں ''اگر اسے خود یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے تو کسی مجتہد کی تقلید کرنا ہوگی جسے وہ اپنے خیال میں دیندار سمجھتا ہو کیونکہ جب تک انسان کو تحقیق کا درجہ حاصل نہ ہو اسے تقلید سے چارہ نہیں ہے''

(مسلک حدیث صفحہ 18، ناشر: دارالدعوۃ السلفیہ، لاہور)

آگے جائیں:

مشہور متعصب امین اللہ غیر مقلد لکھتے ہیں ''اگر کسی صحرا میں کوئی عالم ہو اور اسکے علاوہ کوئی (اور، ناقل) نہ ہو۔۔۔اور اس عالم نے فتویٰ دے دیا اور عوام الناس نے اس فتوے کی تقلید کر لی۔۔۔ اسی حالت راہنہ میں اسی زندہ عالم کی تقلید صرف اسی بستی والوں کیلئے صرف اسی مسئلہ میں جائز ہے'' (تحفۃ المناظر صفحہ ۱۵۹، اردو، پشتو صفحہ ۱۷۵)

او انگریز سے اہلحدیث نام الاٹ کرنے والوں! آپکے مجتہد العصر تو عالم کی بات مان لینے کو تقلید قرار دیتے ہیں، کیا اس نے اپنی غیر مقلدیت مذہب پر خودکشی دھماکہ نہیں کیا۔۔۔؟؟
یا موصوف کو بھی جھوٹا قرار دیکر اپنی غیر مقلدیت کو مشکوک بنالوں گے!!!

اگر ناحق تمہیں طوفان بپا کرنے کا چسکا ہے
تو حق والوں کو طوفانوں سے ٹکرانا بھی آتا ہے

بابائے غیر مقلدیت نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں ''جو قرآن وحدیث کے دلائل نہ جاننے کی بنا پر کتاب وسنت پر براہ راست عمل نہیں کر سکتا۔۔۔اس کیلئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ مسائل میں قول غیر کو قبول کر لے، یاد رہے محقق علماء نے اگرچہ ایسے انسان کے لئے اس کی جہالت کی وجہ سے تقلید کو جائز قرار دیا ہے۔ الخ۔ (ابقاء المنن صفحہ 63،64)
اس سے قبل لکھتے ہیں ''ایمان تو عصر نبوت ہی سے تقلیدی چلا آرہا ہے۔ (ایضا صفحہ 63)

مزید آگے جائیں:

صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں ''جو بھائی آئمہ کی تقلید کرتے ہیں انکی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وہ تقلید کو ضروری سمجھتے ہیں تو پھر وہ تقلید مطلق یعنی شرطی تقلید کریں، اور وہ یہ کہ جہاں حدیث معلوم نہ ہو امام کے قول کو اس شرط پر قبول کرے کہ اگر قول حدیث کے خلاف ثابت ہو گیا تو اسے چھوڑ دوں گا، اور حدیث پر عمل کر لوں گا پھر جب حدیث مل جائے تو فوراً قول چھوڑ کر عامل بالحدیث

ہو جائے (اعجاز القرآن صفحہ ۳۴۴، نعمانی کتب خانہ لاہور)

اور بھی آگے جائیں:

مشہور غیر مقلد خالد گرجاکھی صاحب لکھتے ہیں ''اہل حدیث میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے، جو امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کو تو کفر کہتے ہیں لیکن اپنے امام وقت کے اتنے سخت مقلد ہوتے ہیں کہ کسی کو معاف ہی نہیں کرتے۔۔۔ (اا) روش پر چلنے والے آجکل شیخ ناصر الدین البانی صاحب کی مقلد بن گئے ہیں، جب کوئی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں: البانی صاحب نے اسے ضعیف کہا ہے (قد قامت الصلوۃ صفحہ 10)

آجکل جو غیر مقلد یہ ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی کی تصحیح وتضعیف مان لینا تقلید نہیں وہ حضرات بے شمار حوالہ جات میں سے ایک یہ حوالہ بھی ٹھنڈے دل سے ملاحظہ کر کے اپنی رویہ کو تبدیل کر والیں، یا اپنے اکابرین کو جہلاء کی صف میں شمار کر لیں۔

پڑھتے جائیں:

محمد سلطان المعصومی صاحب لکھتے ہیں کہ ''زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک عام آدمی کیلئے یہ جائز یا واجب ہے کہ وہ کسی زید یا عمرو کی تعیین کے بغیر کسی بھی امام کی تقلید کرے'' (روسی مسلمانوں کے تین سوال صفحہ 34)

دوسرے جگہ رقمطراز ہیں ''جس ہستی کی تقلید اور اتباع سب پر فرض ہے وہ امام اعظم اور صاحب شریعت محمد ﷺ ہیں'' (ایضا صفحہ 68)

پڑھتے جائیں شرماتے جائیں:

مولانا محمد بن عبداللہ صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ''گزشتہ بحثوں میں تفصیل سے وضاحت کی جا چکی ہے کہ انسان رسول کی تعلیمات اور اسکی راہنمائی کا محتاج ہے، لہذا انسان کیلئے رسول کا اسوہ حسنہ قابل تقلید ہے۔ (ہفت روزہ الاسلام لاہور، 9 فروری 1990، صفحہ ۱۲)

غیر مقلدین کے پندرہ روزہ صحیفہ میں مندرج ہیں کہ "مگر جس قابل تقلید اور قابل ستائش عمل کا اظہار شاہ سلمان نے کیا۔۔۔۔الخ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ۲۱ فروری ۲۰۱۵ صفحہ ۱۰)

واہ جی! خیر القرون کی شخصیت امام الفقہاء والمحدثین امام ابوحنیفہؒ کی تقلید شرک۔۔۔۔؟

اور سعودیہ کے ایک غیر عالم کی تقلید قابل تحسین وقابل قبول۔۔۔!!

یہ دوغلا پالیسی کیوں؟ کیا روزی وریالوں کا مسئلہ تو نہیں۔۔۔؟؟

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ "آپ (عبدالوہاب دہلوی) کو درس میں علماء زماں سے ایک خاص شکوہ رہتا تھا وہ یہ تھا کہ ہمارے علماء حواشی اور شرح کی تقلید اور درس نظامی کی تعلیم سے متاثر ہو کر درس حدیث دیتے ہیں،،، کوئی حاشیہ والوں کی پابندی کرتا ہے تو کوئی نوویؒ، وابن جوزی یا شوکانی پر اعتماد بھی رکھتا ہے کوئی کسی پر کوئی کسی پر۔۔۔۔ بظاہر دعوی عدم تقلید مگر دراصل یہ بھی مقلد ہی نظر آتے ہیں (مولانا عبدالوہاب اور انکا خاندان صفحہ 116)

بتاؤ! آج وہ کونسے حضرات ہیں جو شروحات وحاشیوں کے محتاج نہیں۔۔۔؟

مولانا عبدالرشید عراقی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں آپ (مولانا محمد یوسف سوہدروی) کے کردار میں صحابہ کرامؓ کی تقلید کی پوری جھلک پائی جاتی تھی۔

(ہفت روزہ اہلحدیث صفحہ ۲۴، 21 فروری 1197ء)

جاری۔۔۔۔

☆.....☆.....☆

امیر علی قادری
خادم نوجوانان احناف

عہدۂ قضاء کی پیش کش

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقوی

قسط نمبر 4

جب ابوجعفر المنصور نے امام صاحبؒ کو عہدۂ قضاء قبول کرنے کا حکم دیا تو آپؒ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر مطالبہ کیا کہ قضاۃ مشکل مسائل میں ان کی طرف رجوع کریں گے اور وہ ان کو فتوی دیں گے آپؒ نے اس سے بھی انکار کیا۔ ابوجعفر المنصور نے آپ کو سزا دی اور کوڑے لگوائے اور قید خانہ میں ڈالا۔ آپؒ کے مناقب میں آتا ہے جب امام ابوحنیفہؒ بغداد کے لیے روانہ ہونے لگے تو چہرہ چمک رہا تھا اور فرمایا کہ اس شخص یعنی خلیفہ ابوجعفر نے مجھے عہدۂ قضاء قبول کرنے کی دعوت دی ہے میں نے ان کو بتا دیا کہ اس منصب کی صلاحیت نہیں رکھتا اور مجھے معلوم ہے کہ مدعی کے ذمہ بینہ یعنی ثبوت فراہم کرنا ہے اور منکر کے ذمہ یمین یعنی قسم ہوتی ہے منصب قضاء کا اہل صرف وہ شخص ہو سکتا ہے جو ایسا حوصلہ وہمت کا مالک ہو جس کی وجہ سے وہ تمہارے خلاف یا تمہاری اولاد اور اقربان کے خلاف فیصلہ کر سکتا ہو میرے پاس ایسا حوصلہ نہیں ہے پھر اس نے کہا کہ آپ میرے عطایا کو قبول کیوں نہیں کرتے؟

میں نے کہا کہ اگر امیر المومنین اپنے ذاتی مال میں سے مجھے کوئی عطیہ یا ہدیہ دیں تو میں ضرور قبول کروں گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ امیر المومنین مجھے مسلمانوں کے بیت المال میں سے عطایا دینا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے مال میں میرا کوئی حق نہیں ہے ان مسلمانوں کے تحفظ جان کے لیے نہ تو قتال کرتا ہوں کہ وہ حق وصول کروں جو ایک جنگجو وصول کرتا ہے اور نہ میں ان کی اولاد میں سے ہو کہ وہ حق وصول کروں جو کسی کی اولاد وصول کیا کرتی ہے اور نہ ہی ان کے فقراء میں سے ہوں کہ وہ حق لوں جو

نقراء لیتے ہیں اس نے کہا کہ ایسا کرو کہ تم یہاں اقامت اختیار کرلو قضاۃ تمہارے پاس آئیں گے۔اپنے مشکل مسائل میں آپ کی طرف رجوع کریں گے لیکن میں نے اس بات کو بھی قبول نہیں کیا۔

امام ابوحنیفہؒ نے عہدہ قضاء کو اس لیے ٹھکرا دیا کہ وہ جانتے تھے کہ یہ کتنا پرخطر کام ہے بسا اوقات انسان اس کا متحمل نہیں ہو پاتا آپؒ نے افتاء کے منصب کو بھی قبول نہیں کیا اس لیے کہ جب مسائل قضاء پیش آتے ہیں تو اس وقت افتاء کی حقیقت ایک حکم کی ہوتی ہے خلیفہ منصور تو کسی صورت میں اس کو گوارا نہیں کرسکتا تھا۔آپؒ نے قضاء وافتاء کے عہدوں اور خلیفہ کے عطایا وہدایا کو نتائج سے بے پرواہ ہو کر رد کر دیا۔

خلیفہ منصور نے آپؒ کو جیل خانہ میں ڈال دیا اور کوڑے لگانے کا حکم دیا آپؒ کو ایک سو دس کوڑے لگائے گئے۔اس دوران آپؒ سے کہا جاتا تھا کہ قضاء کو قبول کرو۔آپؒ جواب دیتے کہ میں اس کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوں جب کوڑے پر کوڑے لگنے شروع ہوئے تو آپؒ نے خفیہ طور پر یہ دعا کی کہ اللہ اپنی قدرت وطاقت سے مجھے ان کے شر سے بچا لیجئے چنانچہ خلیفہ منصور سے کسی نے آپ کے متعلق بات کی اس نے آپؒ کو جیل خانہ سے تو رہا کر دیا لیکن فتوی دینے لوگوں کے لیے مجلس درس لگانے اور گھر سے نکلنے پر پابندی لگادی یعنی نظر بند کردیا چنانچہ آپؒ نے اسی حالت میں 150ھ میں جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

آپؒ نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کو پاک سرزمین میں دفن کیا جائے جو کسی غصب کردہ نہ ہو اور ایسی زمین جس کے بارے میں حاکم وقت پر غصب کرنے کا الزام ہو اس میں بھی انہیں دفن نہ کیا جائے مروی ہے کہ جب ابوجعفر کو آپ کی وفات کا پتہ چلا تو کہا کہ اب کون ابوحنیفہؒ کی طرف سے میری معذرت قبول کرے گا سارا بغداد فقیہ العراق اور امام اعظمؒ نے جنازہ میں شریک ہوا ایک اندازے کے مطابق آپؒ کی نماز جنازہ میں پچاس ہزار کے قریب اس زمانے میں لوگوں نے شرکت کی اور بغداد ہی میں مدفون ہوئے۔

علمائے عصر کا امام اعظمؒ ابوحنیفہؒ کو خراج تحسین

(۱) آپؒ کے ہمعصر فضیل عیاضؒ فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہؒ فقیہ آدمی تھے علم فقہ میں معروف تھے اور بڑے صاحب ثروت تھے ہر آنے والے کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے تھے شب وروز دین کی تعلیم وتدریس میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے اچھے شب بیدار تھے بہت زیادہ خاموش رہنے والے تھے کم گو تھے حلال وحرام کے مسائل میں حق کی طرف بہترین رہنمائی کرتے تھے۔

(۲) حضرت جعفر الربیعؒ فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال تک امام ابوحنیفہؒ کے پاس رہا میں نے آپ سے زیادہ اور کسی کو خاموش طبیعت نہیں پایا لیکن جب فقہ کا کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو علم کا سمندر بہادیتے۔

(۳) آپؒ کے ہمعصر عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہؒ علم کا مغز تھے۔

(۴) آپؒ کے ایک اور ہمعصر عالم امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہؒ واقعی فقیہ انسان ہیں۔

(۵) محدث ابن جریجؒ فرماتے ہیں کہ عنقریب علم میں ان کی عجیب شان ہوگی جب آپؒ بڑے ہوئے اور محدث ابن جریجؒ کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوا تو فرمایا واقعی وہ فقیہ ہیں۔

بعض معاصرین کا قول ہے کہ وہ ان سے زیادہ فہم حدیث کا ماہر کسی کو نہیں جانتے اس کا سبب یہ ہے کہ امام صاحبؒ حدیث کا ظاہری مفہوم پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ احکامات کا باعث بننے والے ان اسباب وعلل کا بھی استخراج اور استنباط کرتے جو حدیث کے الفاظ یا سیاق وسباق کی مناسبت سے معلوم ہوتے ہیں اور پھر اس کے ہم شکل اور ہم معنی مسائل کو علت مشترکہ کی وجہ سے اس پر قیاس کرتے تھے۔

امام صاحبؒ کے شیوخ واساتذہ

آپؒ کے شیوخ واساتذہ سب کے سب ایک ہی مسلک ومشرب سے تعلق نہیں رکھتے تھے بعض شیوخ جن سے آپؒ نے علم حاصل کیا حدیث کے امام تھے اور بعض وہ تھے جنہوں نے قرآن کا علم اور فقہ ترجمان القرآن عبداللہ بن عباسؓ سے حاصل کیا تھا۔[بقیہ صفحہ ۲۷ پر ملاحظہ فرمالیں]

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

بریلویوں کی کرسمس (میلاد)

پر دلائل کے جوابات

دلیل: قل بفضل الله و برحمته فبذالك فليفرحوا (یونس۔آیت ۵۸)

اس آیت میں اللہ کی رحمت اور فضل پر خوش ہونے کا کہا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ سے بڑا فضل ورحمت رب کی طرف سے اور کیا ہو سکتا ہے؟

جواب: مولانا یہ آیت تم پر نازل ہوئی یا نبی کریم ﷺ پر؟ اس آیت کے اولین مخاطب تم ہو یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین؟ اگر اس آیت سے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو رنڈیاں نچانا میلاد کرنا جھنڈیاں لگانا جلوس نکالنا اور میلاد نہ کرنے والوں کو کافر وہابی گستاخ کہنا نبی اور ان کے صحابہ نے سمجھا ہو (معاذ اللہ) تو پیش کرو ورنہ تفسیر کے نام پر تحریف نہ کرو۔

(۲) قرآن میں آتا ہے فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوء

(آل عمران آیت ۱۷۴)

رب صحابہ کو کہہ رہا ہے کہ اس کے فضل ونعمت کے ساتھ جہاد سے لوٹے تو بتاؤ کیا صحابہ نے بھی اس نعمت وفضل کی خوشی اسی طرح ہر سال منائی جس طرح تم مناتے ہو؟

(۳) تمہارا صدر الافاضل سورہ یونس کی آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ:

"فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اسکو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہے کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل ورحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت وسکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس وحسن وقتادہ نے کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں"۔ (خزائن العرفان۔ص:۳۵۶ ناشر المجید واحمد رضا اکیڈمی ملنے کا پتہ دار العلوم امجدیہ کراچی)

اس تفسیر [illegible] یہ معلوم ہوئی کہ خوش ہونا دل کا معاملہ ہے نہ کہ جھنڈیاں لگانا جلوس کرنا

جھگڑے ڈالنا کیک کاٹنا، نیز اس آیت سے میلاد کی خوشی نہیں بلکہ مواعظ حسنہ کی خوشی کرنا معلوم ہوئی نیز یہاں فضل ورحمت سے مراد اسلام اور قرآن مراد ہے تو جو چیز آیت سے ثابت ہے اس پر خوشی کبھی زندگی میں نہیں کی اور جس کا آیت میں دور دور تک ذکر نہیں اس کی نام نہاد خوشی پر پورے ملک میں فساد مچایا ہوا ہے۔

دلیل: واما بنعمة ربك فحدث (الضحی ۔آیت ۱۱)

اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا کرو۔ اس آیت میں رب تعالی اپنی نعمتوں کا چرچا کرنے کا حکم فرمارہے ہیں اور نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر نعمت رب کی اور کیا ہو سکتی ہے اس لئے ہم میلاد کرتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو "حدث" واحد کا صیغہ ہے اور تم ترجمہ "کرو" جمع کا کر رہے ہو۔ اس آیت میں تو کہیں بھی دور دور تک ۱۲ ربیع الاول کو ہر سال جشن کرنے کا ذکر نہیں۔ نیز اس آیت میں حکم نبی کریم ﷺ کو دیا جارہا ہے تو بتاؤ کیا نبی کریم ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول کو اسی طرح چرچا کیا تھا جس طرح تم کرتے ہو یا نبی ﷺ نے اس آیت پر عمل نہیں کیا وہ تو معاذ اللہ آیت کا مطلب نہیں سمجھ سکے اور تمہیں سمجھ آگئی۔ نیز [illegible] نے بھی آیت کا یہی مطلب بیان کیا جو تم کررہے ہو؟

(۲) نبی کریم ﷺ کے نعمت ہونے کا انکار نہیں لیکن اگر اس آیت سے نعمت پر جشن کرنا جھگڑے ڈالنا معلوم ہو رہا ہے تو اللہ فرماتا ہے وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها (ابراہیم آیت ۳۴) اگر تم رب کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کرسکو گے معلوم ہوا کہ رب کی نعمتیں لاتعداد ہیں پھر تو انسان کو اپنی زندگی کا ہر پل ہر گھڑی جشن جھنڈیوں جلوسوں روڈوں کو بلاک کرنے میں گزار دینا چاہئے ان تمام نعمتوں پر جشن نہ کرنا کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ تم رب کی نعمتوں کے منکر ہو اسی لئے تو مشرک ہو۔

(۳) تمہارے مسلک کا مستند ترین مولوی غلام رسول سعیدی صاحب امام رازیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ: "نبی ﷺ کو کس نعمت کے بیان کا حکم دیا گیا ہے؟۔ مجاہد نے کہا اس نعمت سے مراد قرآن ہے کیونکہ اللہ تعالی نے سیدنا محمد ﷺ کو جو سب سے عظیم نعمت عطا فرمائی ہے وہ قرآن ہے"۔

(تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۸۳۶)

لو جی جس نعمت کا چرچا کرنے کا رب نے خود نبی کو حکم دیا اس پر جشن تو کیا تم کو پڑھنے کی توفیق نہیں اور جس بات کا ذکر دور دور تک نہیں اس پر پورے ملک میں تم نے ہنگامہ بدتمیزی کھڑا کیا ہوا ہے۔

(۴) تمہارے صدر الافاضل خلیفہ رضا خان نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے کہ:

''نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور ﷺ سے وعدہ فرمایا''۔ (خزائن العرفان ص ۷۰۹)

لو جی بات ہی ختم یہاں نبی ﷺ کے نعمت ہونے کا ذکر نہیں بلکہ ان نعمتوں کا ذکر ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہیں جیسے حوض کوثر شفاعت کبریٰ لواء حمد وغیرہا مولوی غلام رسول سعیدی نے قریباً ایسی ۱۵ نعمتوں کا ذکر کیا ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہیں اور جن کے بیان کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے (تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۸۳۷) مگر تم ان میں سے کسی ایک نعمت کا چرچا اس طرح نہیں کرتے جس طرح میلاد کا اب بتاؤ کون اقراری وہابی اور گستاخ بنا؟ غرض قرآن میں تحریف نہ کرو تمہارا خود ساختہ مطلب تو خود تمہارے اکابر کو مسلم نہیں۔

دلیل: **وذکرھم بایام اللہ** دیکھو قرآن میں اللہ فرما رہا ہے کہ دن مناؤ اس لئے ہم نبی ﷺ کا میلاد والا دن مناتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔ تمہیں دیکھ کر تو یہودی بھی شرما جائیں۔ پوری آیت اس طرح ہے:

ولقد ارسلنا موسی بآیتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور و ذکرھم بایام اللہ ان فی ذالک لایت لکل صبار شکور (سورہ ابراھیم آیت ۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایام اللہ کی تذکیر کا حکم فرما رہے ہیں تو بتاؤ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح اپنا میلاد ہر سال منایا جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو رب کے کلام میں تحریف سے باز آجاؤ۔

(۲) آیت میں تو ایام اللہ جمع ہے اور تم صرف ایک یوم مناتے ہو اگر آیت کا وہی مطلب لیا جائے جو تم کہہ رہے ہو تو اس طرح تو کم سے کم سال میں تین میلاد منانے چاہئیں تم صرف ایک کیوں مناتے ہو؟

(۳) نبی کریم ﷺ، آپ ﷺ کے صحابہؓ تابعین، مسلم بین الفریقین مفسرین میں سے کسی ایک کا قول اس آیت کی تفسیر میں دکھا دو جس نے اس آیت سے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن منانا جلوس نکالنا کیک کاٹنا

ماڈل بنانا اور دیگر خرافات کے جواز کو نقل کیا ہو اور منہ مانگا انعام وصول کرو۔

(۴) عمدۃ المفسرین عماد الدین ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

''موسیٰ علیہ السلام ان (بنی اسرائیل) کو اللہ کی نعمتیں یاد دلاؤ یعنی فرعون کے ظلم وقہر سے اللہ کا ان کو نجات دلانا، سمندر کا ان کیلئے پھاڑ دینا، ان پر بادل سے سایہ کیئے رکھنا، آسمان سے ان کیلئے من وسلویٰ کا نزول اس کے علاوہ وہ دیگر نعمتیں جو بنی اسرائیل پر اللہ نے کی وہ سب ان کو یاد دلاؤ''۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۷۸)

پس اگر اس آیت سے جشن منانا ثابت ہوتا ہے تو ان تمام چیزوں کا بھی جشن مناؤ جس کا حکم خود اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دے رہے ہیں۔

(۵) نیز ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کا میلاد اس دن اس لئے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پیدا ہوئے میلاد کا معنی پیدائش تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو میلاد منانے کا حکم رب اس وقت دے رہا ہے جب آپ ﷺ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے؟ یہ میلاد تو نہ ہوا؟

دلیل: **واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمۃ ثم جائکم رسول مصدق لما معکم .. الآیۃ** (آل عمران . ۸۱ . ۸۲)

دیکھو خود رب تعالیٰ نبی کریم ﷺ کا میلاد منا رہا ہے تو ہم کیوں نہ منائیں؟

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔ اس آیت کو پڑھ کر کیا نبی کریم ﷺ نے اس کا وہی مطلب سمجھا جو تم سمجھ رہے ہو؟ اس آیت کو پڑھ کر کیا صحابہ ہر سال اسی طرح جشن میلاد مناتے تھے؟ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ان کے صحابی کا قول یا کسی مستند تفسیر کا حوالہ پیش کرو کہ اس آیت کا مطلب ان ہستیوں نے وہی بیان کیا ہے جو تم کر رہے ہو۔

(۲) ضروری نہیں کہ جو کام اللہ کرے وہ ہم بھی کریں اللہ جسے چاہے زندگی دے جسے چاہے موت دے جس بستی کو چاہے برباد کردے تو کیا کل کو تم بھی لوگوں کو مارنا قتل وغارت گری کرنا شروع کردو گے؟ یہ کہہ کر کہ اللہ بھی تو یہ سب کر رہا ہے ہم تو سنت اللہ پر عمل کر رہے ہیں۔ معاذ اللہ۔

(۳) قرآن میں یہ بھی تو آتا ہے:

و اذاخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم و ذریتهم و اشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی (اعراف . آیت ۱۷۲)

تو چاہئے کہ اس آیت کی رو سے تمام بنی آدم اور ان کی ذریت کا میلاد مناؤ۔

(۴) ایک طرف تو کہتے ہو کہ نبی کریم ﷺ کی میلاد ان کی پیدائش کی خوشی میں منا رہے ہیں دوسری طرف آیت وہ پیش کر رہے ہو جس میں نبی کریم ﷺ کی پیدائش تو ذکر تو کیا آپ ﷺ خود ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے یہ تو عالم ارواح کا ذکر ہو رہا ہے پھر تو میلاد سے پہلے جشن عالم ارواح اور جشن میثاق مناؤ۔

(۵) کیا اللہ رب العزت جب میلاد منا رہا تھا معاذ اللہ تو اسی طرح منایا تھا جس طرح تم نے منایا؟ کیا عالم ارواح میں سبز رنگ کی نعلین کے نقش والی جھنڈیاں لگائی گئیں؟ عالم ارواح کے تمام راستے بلاک کیے گئے؟ وہاں جلوس نکالا گیا، وہاں کے جلسے میں مخالفین کو منہ بھر کر گالیاں، سب و شتم کیا گیا؟ کیک کاٹے گئے؟ ماڈلز لگائے گئے؟ ہر سال اس میلاد کا اسی طرح اعادہ کیا جاتا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو تم یہ سب خرافات کیوں کرتے ہو؟ پھر جس طرح اللہ نے منایا اسی طرح مناؤ نا۔

دلیل : نبی کریم ﷺ ہر پیر کے دن کا روزہ رکھتے آپ سے پوچھا گیا کہ کیوں رکھتے ہیں تو فرمایا اس دن میں پیدا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا سو ہم بھی مناتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو حدیث کے متن و مطلب میں تحریف نہ کرو۔ پوری حدیث اس طرح ہے۔

سئل رسول اللہ ﷺ عن صوم الاثنین فقال فیه ولدت و فیه انزل علی رواہ مسلم (مشکوۃ ج۱ ص ۱۸۱)

اگر یہاں ولدت سے میلاد منانا ثابت ہوا تو ''انزل علی'' سے نزول وحی کا جشن منانا بھی تو ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ فرما رہے ہیں کہ اس دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا اس لئے اس کے شکر میں روزہ رکھتا ہوں تو آپ ''جشن عید نزول وحی'' کیوں نہیں مناتے؟ آدھی حدیث پر عمل آدھی کو ترک کرنا کیا کھلی منافقت نہیں؟۔

(۳) اس میں تو پیر کے دن کا ذکر ہے اور تم نے شائد ہی آج تک پیر کے دن جشن عید میلاد منایا ہو کیونکہ

تمہارا میلاد پیر کو نہیں ۱۲ ربیع الاول کو ہوتا ہے اور اس دن اکثر پیر نہیں ہوتا۔ نیز کسی شارح حدیث کا اس حدیث کی تشریح میں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن، جلوس، کیک منانے کا ثبوت پیش کرو۔

(۴) اگر اس حدیث سے میلاد منانا ثابت ہوتا ہے تو چاہئے کہ پھر ہر ماہ ہی کم سے کم ۳،۴ بار تو جشن میلاد منایا جائے کیونکہ اس میں پیر کے دن کا ذکر ہے اور پیر کا دن ہر ماہ میں کم سے کم تین چار بار تو آہی جاتا ہے تم اس سب میلادوں کو چھوڑ کر سال میں صرف ایک میلاد مناتے ہو تو بتاؤ حقیقی میلاد کے تم منکر نہ ہوئے؟ جو نبی کے طریقے کو چھوڑ کر صرف ایک دن میلاد منائے وہ بھی اس تاریخ میں جس میں خود نبی ﷺ نے بھی نہیں منایا۔

(۵) نبی تو بقول تمہارے میلاد کی خوشی میں روزہ رکھے اور تم میلادیوں پیٹو وں حرام خوروں کو شیرینی اور کیک کھلاؤ کیا نبی نے کیک کھا کر روزہ توڑ کر میلاد منایا تھا؟

(۶) آپ کہتے ہیں کہ عید میلاد مسلمانوں کی دو عیدوں سے بھی افضل و برتر ہے جو جب مفضول عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں اور اس دن کے روزے کو شیطان کا روزہ کہا گیا ہے تو ان عیدوں سے افضل عید پر روزہ رکھنا کیسے جائز ہوا؟ اب ہم تمہاری عید درست مانیں یا نبی کریم ﷺ کا روزہ؟

دلیل: نبی کریم ﷺ نے خود منبر پر کھڑے ہو کر اپنا میلاد منایا اور ایک بار حضرت حسانؓ کو منبر پر کھڑے ہو کر میلاد ماننے کا حکم دیا۔ تو ہم کیوں میلاد نہ منائیں؟

جواب: پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ غیر مقلد ہیں یا مقلد حنفی؟ اگر غیر مقلد ہیں تو پہلے تو ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند پڑھیں اور اس کی توثیق بیان کریں۔ اور اگر مقلد ہیں تو آپ کو یہ اجازت کس نے دی کہ بلا واسطہ خود احادیث سے مسائل کشید کرنے لگ جائیں؟ کسی مجتہد کا قول اس حدیث کی شرح میں یا فقہ حنفی کا مفتی بہ فتویٰ دکھائیں کہ اس سے ۱۲ ربیع الاول کی موجودہ خرافات پر استدلال کیا گیا ہو۔

(۲) آپ کے مولوی عبد السمیع رامپوری لکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں ربیع الاول میں میلاد نہیں منایا جاتا (انوار ساطعہ ص ۲۶۷) لیجئے آپ کا جھوٹ کہ صحابہ بھی نبی کریم ﷺ کا میلاد مناتے خود آپ کے گھر سے واضح ہو گیا۔

(۳) مولوی صاحب خدا کا خوف کرو حدیث میں تحریف نہ کرو۔ پوری حدیث اس طرح ہے

عن العباس انه جاء الی النبی ﷺ فکانه سمع شیئا فقام النبی ﷺ علی المنبر

فقال من انا؟ قالوا انت رسول الله ..الخ

ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں ای من الطعن فی نسبہ اوحسبہ (مرقاۃ ج۱۰ص۴۳۷) یعنی منبر پر کھڑے ہوکر رسول اللہ ﷺ کا اپنا حسب ونسب بیان کرنے کیلئے نہ تھا بلکہ حضرت عباسؓ نے بعض کفار سے آپ کے بارے میں کچھ نازیبا کلمات سنے جس کی شکایت لیکر آپ کے پاس آئے حضور ﷺ کو یہ ناگوار گزرا اور آپ نے منبر پر کھڑے ہوکر اس کی وضاحت فرمائی۔

(۳) کیا یہ ۱۲ ربیع الاول کا دن تھا کیا پھر جلوس نکلا؟ شیرینی تقسیم ہوئی؟ جھنڈیاں لگیں؟ اور پھر کیا ہر سال اسی طرح میلاد منایا جاتا؟

(۴) حضرت حسانؓ والی حدیث میں بھی دور دور تک ۱۲ ربیع الاول جلوس جھنڈیوں جشن میلاد کا ذکر نہیں نہ ہی ہر سال یہ مجلس اسی طرح لگتی اس سے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ کفار آپ ﷺ کے ہجو میں جو شعر کہتے حضرت حسانؓ اس کا جواب دیتے اور نبی کریم ﷺ اس کو پسند فرماتے اس کا کون کافر منکر ہے؟

دلیل: علامہ سیوطیؒ، شاہ ولی اللہؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے میلاد منانے کو جائز قرار دیا۔

جواب: پہلی بات تو یہ کہ ہم حنفی ہیں اس لئے سیوطیؒ کی بات ہمارے لئے حجت نہیں اگر آپ کو اس بات سے کوئی تکلیف ہوئی تو عرض کردیں انشاء اللہ آپ ہی کے گھر سے ہم یہ اصول دکھادیں گے نیز کیا آپ کو سیوطیؒ کی تمام باتوں سے اتفاق ہے؟ اگر ہاں تو ہم زیادہ نہیں دو تین مسئلے دکھادیں گے جس کو آپ نہیں مانتے وہاں سیوطیؒ کی بات کیوں نہیں مانتے؟ نیز سیوطیؒ نے تو یہ بھی کہا کہ میلاد منانے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں سارا قیاس ہی قیاس ہے تو سیوطیؒ کی اس بات کو کیوں نہیں مانتے؟ اور میلاد کو ثابت کرنے کیلئے قرآن وحدیث میں تحریف کیوں کرتے ہو؟

(۲) جہاں تک بات شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی ہے تو وہ تو آپ کے مذہب میں معاذ اللہ کافر وہابی ہے اس کی بات کیسے معتبر؟ نیز یہ بھی جھوٹ ہے کہ شاہ صاحبؒ نے میلاد منانے کو جائز لکھا ہے بلکہ وہ تو فرمارہے ہیں کہ مکہ میں جو جگہ آپ کی جائے پیدائش تھی جب فقیر وہاں گیا تو لوگ وہاں درود وسلام پڑھ رہے تھے اور عجیب وغریب قسم کے انوار وفیوضات کا نزول ہورہا تھا (ملخصا فیوض الحرمین ص ۸۰) آج کل یہاں ایک عالیشان حجرہ بنا ہوا ہے اور سعودی حکومت نے اس میں ایک عظیم لائبریری قائم کی ہوئی ہے الحمد للہ آج

بھی جانے پر ایک عجیب سی کیفیت مومن پر طاری ہوجاتی ہے اور واقعی فیوض وبرکات کا نزول ہوتا ہے۔ اس سے کس کو انکار ہے؟ کہاں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن منانا جھنڈیاں لگانا رنڈیاں نچانا ڈھول دھمکا کرنا کیک کاٹنا کیس بلاک کرنا اہل سنت پر تبرا کرنا اور یہ سب خرافات نہ کرنے والوں کو کافر وہابی کہنا کہاں زیارت کیلئے نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش پر جانا؟

(۳) رہی بات شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تو آپ کے مستند ترین عالم دین غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی تمام تر علمی خدمات اور عظمتوں کے باوجود بشر اور انسان تھے۔ نبی اور رسول نہ تھے۔ ان کی رائے میں خطا ہوسکتی ہے نیز اس کو ایک محدث کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے ان کو فقیہ نہیں مانا گیا نہ ان کی کسی کتاب کو کتب فتاوی میں شمار کیا گیا ہے (شرح مسلم ج۱ ص۹۳۰-۹۳۱)

لو جی بات ہی ختم شیخ بھی انسان ہیں ان سے بھی خطا ہوسکتی ہے نیز جب شیخ فقیہ ہی نہیں تو کسی فقہی معاملے میں ان کی کوئی بات حجت نہیں۔ نیز آپ کے اعلی حضرت اور مسلک کے علماء نے کئی جگہ شیخ کی باتوں سے اختلاف کیا تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "راہ سنت شمارہ نمبر۲ مضمون شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلی حضرت پر ایک نظر"۔

دلیل: تمہارے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے بھی میلاد منانا۔

جواب: جناب حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صرف ہمارے نہیں بلکہ آپ کے عبدالسمیع رامپوری اور مہر علی شاہ کے بھی پیر ہیں اور آپ کے اکثر مولوی حاجی صاحب کا ادب واحترام کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ کیا حاجی صاحب نے اسی طرح میلاد منانے کا حکم دیا جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان سے استدلال کا فائدہ؟

(۲) حاجی صاحب کی جو عبارت آپ پیش کرتے ہو اس سے متصل یہ عبارت بھی تو ہے:

"وہ یہ ہے کہ ہرگاہ مسئلہ اختلافی اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہیں" (فیصلہ ہفت مسئلہ مندرجہ کلیات امدادیہ ص ۸۰)

اس میں اول تو انہوں نے اسے اختلافی مسئلہ بتایا (یاد رہے رضاخانیو والے میلاد کی بات

یہاں حاجی صاحب نہیں کر رہے ہیں بلکہ ایسی مجلس کو جو بلا کسی تداعی کے منعقد کی جائے اور اس میں صرف حضورﷺ کے میلاد کا ذکر ہوں) جبکہ آپ اسے اختلافی نہیں مانتے اور اس کا انکار کرنے والوں پر کفر کے فتوے برساتے ہیں ثانیاً حاجی صاحب نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ جو منع کرتے ہیں ان کے پاس بھی اس پر دلائل ہیں تو جواب دیں کیا آپ اسے تسلیم کرتے ہیں؟

(۳) نیز حاجی صاحب نے اسی ہفت مسئلہ میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

"عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبری و نعمت عظمی سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب جامع کمالات ظاہری و باطنی ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں"۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ مندرجہ کلیات امدادیہ ص ۸۷)

جواب دیں کیا آپ حضرت حاجی صاحب کی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو جو تاویل آپ یہاں کریں ہم حاجی صاحب کے متعلق میلاد کے مسئلہ میں کر دیں گے۔ نیز یہاں خود حاجی صاحب نے ہندوستان کے لوگوں کیلئے حضرت گنگوہیؒ کے وجود کو نعمت عظمی قرار دیا اور ان سے استفادہ کی تلقین کی تو حضرت گنگوہیؒ نے اس مروجہ میلاد کو بدعت کہا اور حضرت حاجی صاحب کی رائے کے متعلق کہا کہ ان کو تسامح ہوا ہے وہ اصل صورتحال سے پرواقف نہ ہو سکے۔

(۴) جناب حضرت حاجی صاحبؒ کا ادب و احترام اپنی جگہ مگر غلام رسول سعیدی کا اصول یاد کر لیں حاجی صاحب نہ فقیہ ہیں نہ ان کی کسی کتاب کو فتاوی کی کتاب شمار کیا گیا ہے اس لئے فقہی معاملات میں ان کی رائے پر عمل نہیں کیا جائے گا رضا خان کے والد نقی علی خان لکھتا ہے کہ:

"دلیل کتاب و سنت سے چاہئے نہ قول و فعل پیر سے"۔ (انوار جمال مصطفی ص:۵۴۱)

تو آپ بھی قرآن و سنت سے دلیل پیش کریں جو یقیناً آپ کے پاس نہیں اور جو تھی ان کا منہ توڑ جواب ہو چکا ہے نہ کہ پیران صاحبان کے اقوال پیش کریں۔

ہمارے جلسے جلوس پر اعتراض

دلیل: تم بھی تو مختلف عنوانات سے جلسے جلوس کرتے ہو وہ بدعت نہیں اور ہمارا میلاد کا جلسہ بدعت۔

جواب: مولانا پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا اپنے جلسے کو ہمارے جلسوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ آپ کے شیخ الحدیث عبدالرزاق بھترالوی لکھتا ہے کہ:

"آج کل مختلف عنوانات سے ربیع الاول میں جلسے ہو رہے ہیں، کسی کا نام ظہور انقلاب کانفرنس کسی کا نام ذکر ولادتﷺ کانفرنس اور کسی کا نام سیرت النبیﷺ کسی کا نام حسن قرات و حمد و نعت کانفرنس ... راقم نے بھی کسی عنوان پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ خیال یہ ہوتا ہے کہ میرے پیارے مصطفی کریمﷺ کا ذکر ہوتا ہے خواہ کسی نام سے بھی ہوتا رہے۔ (میلاد مصطفیﷺ ص ۴ مکتبہ امام احمد رضا)

معلوم ہوا کہ ہمارے جلسوں پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں اور آپ بھی اسے درست سمجھتے ہیں تو جب ہمارے جلسے متفق علیہ ہیں اور آپ کے نزدیک بھی جائز تو اس جائز کام پر کسی بدعت کو کس طرح قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک مروجہ جشن میلاد بدعت ہے۔

دوسری بات یہ کہ مطلق وعظ و نصیحت تعلیم و تعلم سیرت رسولﷺ کے بیان کیلئے جلسے خود نبی کریمﷺ کے زمانے میں ہوتا اور متواتر چلا آ رہا ہے جس کا انکار بدیہیات کا انکار ہے نبی کریمﷺ صحابہ کی موجودگی میں کھڑے ہو کر وعظ و تذکیر کیا کرتے دینی امور کی تعلیم دیتے اداب و اخلاق سکھائے جاتے خود نبی کریمﷺ کے سینکڑوں صحابہ سے سینکڑوں احادیث کا منقول ہونا اسی جلسوں کی غمازی کرتا ہے پھر صحابہ نے نبیﷺ کی سیرت کو بیان کیا اور آج نبی کریمﷺ کی سیرت پر جو ضخیم کتابیں ہیں یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ ہر دور میں نبی کریمﷺ کی سیرت مجمعوں میں بیان ہوتے حدیث کی کتابوں میں آپ کو یہ الفاظ ملیں گے سمعت عمر علی منبر النبیﷺ ... سمعت عثمان بن عفان خطیبا علی منبر رسول اللہﷺ ... قام موسیٰ النبی خطیبا فی بنی اسرائیل خود عبدالرزاق بھترالوی کہتا ہے کہ:

"اس وقت جلسے دو قسم کے ہوتے تھے ایک وہ جس میں نبی کریمﷺ کے اوصاف بیان ہوتے تھے وہ جلسہ اللہ نے منعقد فرمایا انبیاء کرام نے آپ کے اوصاف بیان کئے صحابہ کرام نے آپ کے اوصاف کا تذکرہ کیا۔ (میلاد مصطفیٰ ص ۶)

لہذا اتنا تو ثابت ہے کہ مطلق جلسہ نبی کریمﷺ اور صحابہ سے ثابت ہے اب رہا ان کیلئے کوئی دن یا وقت طے کر دینا تو دیکھیں ایک ہوتا ہے تعیین شرعی اور ایک ہوتا ہے تعیین عرفی شریعت سے دونوں ثابت ہیں مثلاً

تعین شرعی جیسے نماز کیلئے وقت حج کیلئے جگہ زکوۃ کا نصاب وغیرہا اور تعین عرفی بھی جائز ہے جیسے کسی کام کیلئے کوئی وقت انسان کی سہولت کیلئے مقرر کردیا کہ جی فلاں کا نکاح فلاں دن وقت میں ہوگا اور خود نبی کریم ﷺ کی سیرت سے بھی ثابت ہے کہ جب ایک عورت آپ کے پاس آئیں اور گزارش کی کہ کچھ احادیث ہم سے بھی بیان ہو جائیں تو آپ نے ان کو کہا کہ فلاں وقت میں فلاں جگہ جمع ہو جانا۔

جاءت امرأة الی رسول اللہ ﷺ فقالت یا رسول اللہ ذھب الرجال بحدیثك فاجعل لنا من نفسك یوما نأتیك فیه تعلمنا مما علمك اللہ تعالی فقال اجتمعن فی یوم کذا و کذا وفی مکان کذا و کذا فاجتمعن (بخاری ج۲ ص ۱۰۸۷)

ظاہر ہے کہ یہ مکان وجگہ کی تعین عرفی ہی تھی کہ تا کہ وہاں جمع ہونے میں آسانی ہو مسئلہ تب بنتا ہے کہ جب ان دونوں تعینات کو ان کے مقام سے ہٹا دیا جائے یعنی تعین عرفی کو شرعی قرار دے دیا جائے کہ اگر فلاں وقت میں فلاں کام نہ ہوا تو تم وہابی گستاخ ہو جاؤ گے یا تعین شرعی کو معاذ اللہ عرفی قرار دے دیا جائے ۔ ہمارا ان جلسوں کیلئے وقت یا جگہ مقرر کردینا تعین عرفی کے طور پر ہے کہ لوگ اس تاریخ سے پہلے جلسے میں شرکت کیلئے تیار رہیں اور جگہ تک پہنچنے میں آسانی ہو ہم سے کسی نے آج تک ان تعینات کو شرعی درجہ قرار نہیں دیا اور اس میں ردو بدل بھی ہوتا رہتا ہے اس طرح ہم نے ان جلسوں کو کبھی ان کے مقام سے نہیں ہٹایا ان کا مقام ابھی بھی وہی تصور کیا جاتا ہے جو نبی کریم ﷺ کے یا بعد کے زمانوں میں ہوتا تھا مگر دوسری طرف جشن عید میلاد النبی ﷺ کو دین کا ایک مستقل حصہ تسلیم کرلیا گیا ہے اس کیلئے ۱۲ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور دن کا تصور نہیں کیا جاسکتا اور کسی وجہ سے کسی وقت ان جلسوں جلوسوں کو بند کرنے کا کہہ دیا جائے تو قتل وقتال تک کی دھمکیاں دے دی جاتی ہیں خود رضاخانیوں نے اس بات اعتراف کیا ہے کہ ہمارے ہاں جمعہ کی نماز کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی اس جشن کو پھر یہ جشن جن خرافات کا آج مجموعہ بن چکا ہے وہ اس پر متضاد تو کس طرح اس کا جائز قرار دے دیا جائے؟۔فی الحال ہماری طرف سے اتنی تفصیل کافی ہے اگر چہ ہم کچھ اور بھی کہنے کا ارادہ کرتے ہیں اگر مخالفین کی طرف سے کوئی جواب آیا تو انشاءاللہ مزید وضاحت پیش کی جائے گی۔

مفتی آرزومند سعد

قسط سوم

جھوٹے اہل حدیث

ص 10 پر ابو الاقبال سلفی صاحب لکھتے ہیں کہ فقہ حنفی کا مسئلہ ہے کہ باہم ننگے مرد اور عورت کی شرم گاہ مل جائیں تو وضو نہیں ٹوٹتا (در مختار جلد ۱)

الجواب: یہ ابو الاقبال سلفی صاحب کا نرا جھوٹ ہے فقہ حنفی کی معتبر کتاب در مختار میں لکھا ہے ینقض الوضوء ..... ومباشرة فاحشة بتماس الفرجین ولو بین المرأتین والرجلین مع الانتشار (للجانبین) المباشر والمباشر ولو بلا بلل علی المعتمد" الدر المختار جلد ا ص ۲۲ کتاب الطھارت باب نواقض الوضوء مکتبہ رشیدیہ)

اسی صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضوء نہیں ٹوٹتا۔(عالمگیری)

الجواب: کئی دن مسلسل تلاش کے باوجود ہمیں فتاوی عالمگیری میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ملا ۔افسوس ان جیسے جھوٹے علماء پر اس عبارت کو لیکر کتنے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا ہو گا جس مسئلے کا کتاب میں سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔اس لئے ہم اہل سنت والجماعت سے گزارش کرتے ہیں کہ ایسے دھوکہ باز اور جھوٹے انسانوں سے دور رہیں اور ان کے جھوٹ سے خود بھی دھوکہ نہ کھائیں اور دوسرے مسلمان کو بھی اس سے دور رکھیں۔

ص ۱۱ پر لکھا ہے کہ بے ترتیب وضوء کرنا جائز ہے ہدایہ

الجواب: ہدایہ میں تو یہ لکھا ہے "ترتیب سے وضوء کرنا سنت ہے۔

(ہدایہ اولین، کتاب الطہارۃ، قبیل نواقض الوضوء ص ۲۲ جلد ا مکتبہ علیمیہ ملتان)

بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ الٹا وضوء کرنے سے گناہ کا خوف ہے سنت کے موافق وضوء نہیں ہے لیکن مولانا نے جھوٹ لکھ دیا کہ بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ خلاف ترتیب وضوء کرنا جائز ہے۔

ص ۱۱ پر لکھتے ہیں خنثی مشکل کے قبل یا دبر میں خشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں ہوتا (در مختار)

الجواب:

مصنف ابو الاقبال سلفی صاحب نے یہاں بھی جھوٹ بولا ہے در مختار میں صاف لکھا ہے۔

فلو جامعہ فی دبرہ وجب الغسل علیهما (شامی جلد ا ص ۳۳۱ کتاب الطہارۃ، رشیدیہ)

یعنی اگر کوئی دبر میں خنثیٰ مشکل سے جماع کرے تو دونوں پر غسل واجب ہوگا۔ لیکن ابو الاقبال سلفی اور ان کے ہمنواہ جھوٹ بولتے ہوئے کہتا ہے فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ غسل فرض نہیں ہوتا یا تو انہوں نے فقہ حنفی کی کتاب در مختار کو کبھی دیکھا نہیں یا عوام کو دھوکہ دینے کے لئے قصداً جھوٹ بولتا ہے۔

ص ۱۲ پر لکھا ہے ذکر پر کپڑا لپیٹ کر قبل یا دبر میں داخل کیا اگر لذت و حرارت نہ پائے تو غسل نہیں ہے۔ (در مختار)

الجواب: مصنف نے شاید قسم اٹھائی ہے کہ فقہ حنفی میں خیانت کا ریکاڈ قائم کرنا ہے اس لئے جھوٹ اور دجل سے کام لیتے ہوئے یہاں بھی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہوا ہے والاحوط الوجوب۔ (الدر المختار جلد ا ص ۳۳۴، کتاب الطہارۃ، رشیدیہ)

یعنی احوط یہ ہے کہ غسل واجب ہوتا ہے اور یہ احوط ہے لیکن چونکہ اس کے لکھنے سے ابو الاقبال سلفی عوام کو دھوکہ نہیں دے سکتے تھے اس لئے دھوکہ اور خیانت سے کام لیتے ہوئے اس عبارت کو چھوڑ دیا ہے۔

اسی صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے حوض میں جس جگہ نجاست گری ہو اسی جگہ سے وضو کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

الجواب: ابو الاقبال سلفی کی خیانتوں کو دیکھ کر دل کرتا ہے کہ عالمی خیانت کا ایوارڈ انکو دیا جائے خوف خدا سے خالی یہ غیر مقلد جاہل اور خائن ہونے میں شیطان سے بھی دو ہاتھ آگے نکل جاتا ہے فتاوی عالمگیری میں یہ لکھا ہوا ہے۔

وهل ينجس موضع وقوع النجاسة ففي المرئية يتنجس بالاجماع ويترك من موضع النجاسة قدر الحوض الصغير ثم يتوضأ۔

اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جہاں نجاست گری ہے وہاں سے وضو نہ کرے بلکہ ایک چھوٹے حوض کی مقدار چھوڑ کر وضو کرے۔

ص ۱۲ پر لکھا ہے "جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب سے کل کپڑا تر ہو جائے تو پاک ہے۔ (قدوری)

الجواب: قدوری میں ایسی کوئی عبارت نہیں ہے کہ ماکول اللحم (جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے) کے پیشاب سے مکمل تر ہونے والا کپڑا بالکل پاک ہے۔ ابو الاقبال سلفی اور ان کے ہمنواہ ایسے جھوٹ اس لئے بولتے ہیں تاکہ عوام کو گمراہ کرسکے، لیکن الحمدللہ عوام کو بھی اب شعور مل گیا ہے ان کے جھوٹ بول کر اب کوئی ان کی باتوں پر یقین نہیں کرتا۔

ص ۱۳ پر لکھا ہے کہ کتے یا سور کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے۔ (ہدایہ)

الجواب: ہدایہ کا کتاب التیمم ہم نے بار بار دیکھا مگر ہمیں تو ایسی کوئی عبارت نہیں مل سکی لیکن شاید ابو الاقبال سلفی صاحب نے کوئی خواب دیکھا ہے، افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو ایسی مشہور کتاب پر جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتے۔ اللہ تعالی ہمیں ان جیسے خائنین کے دھوکہ دہی سے محفوظ رکھے۔

اسی صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے آدمی کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ (ہدایہ)

الجواب: ہدایہ میں لکھا ہے وکل اهاب دبغ فقد طهر الا جلد الخنزير والادمی۔ (ہدایہ جلد اول)

یعنی ہر چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے لیکن خنزیر اور آدمی کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی۔ اتنی صریح عبارت میں ابو الاقبال سلفی نے تحریف کر ڈالی اور لعنت کا طوق گلے میں ڈال دیا۔ مسلمانوں جاگو ایسے جھوٹے فرقے پر لعنت بھیج کر ان سے کنارہ کش ہو جاؤ اور قرآنی حکم کے مطابق سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (جاری ہے)

دغیر مقلدینو د نظم جواب

مـذکـوره پـه احـادیثو عـلامـے درپـکبـی شتـه
والـی دَ خـوارجـو کـارنـامـے درپـکبـی شتـه
اوزی بـه یـو لشـکـر دَ خـوارجـو دَ عـراق نـه
فـرمـانِ نبـوی دے اشـارے درپـکبـی شتـه
صـادق دَ پیـغـمبـر پیشـنکـونیـانی دی پـه تـا سـو
دَ عـقـل نـه خـالـی تـورے جهـنـډے درپـکبـی شتـه
چـه مـاتـه منـافق وائـے کیـلـه بـه درنـه نکـړم
بـچـے نـے دَ یـهـود هـغـه پیـښے درپـکبـی شتـه
دروغـژنـه تـه خـو مـونږ وے دَ جهـاد صف کبـی خـانـی کـړے
بـے اصـلـه حـرامـی نـی نشـانـے درپـکبـی شتـه
الـزام پـر دی چـه مـونـږه صلـح دَ شیعـه کـانـو سـره کـړے
اخـوان نـی دَ شیعـو نـقـنیـے درپـکبـی شتـه
حـامـی د پـاکـتـان یـم مسـلـمـان هـم ورتـه وایـم
دَ سـپـی غـونـدے خـومـی دے خـړاوے درپـکبـی شتـه
پـه کـومـه خـلـه مـلـحـده بـدعـتـی تـه راتـه وائـے
ان شـاء الـلـه قـادیـانـی بـه مـرے وکـمـے درپـکبـی شتـه
زغـلـی مـو پـه هـر خـانـی نـوجـوانـانِ احـنـاف لـکـیـا دی
شیـطـان دَ شیـخ نـجـدی هـغـه دهـوکـے درپـکبـی شتـه
وارث نـی دَ حـسـان بـن ثـابـت درنـه قـربـان شـم
صـابـحـه حـنـفیـت دیـنـی جـذبـے درپـکبـی شتـه

(شفیع الله صابح)

ہمارے ویب سائٹ

انٹرنیٹ استعمال کرنے والے حضرات متوجہ ہوں !

مناظر اسلام وکیل احناف ترجمان علماء دیو بند حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی الحنفی صاحب دامت برا کاتہم العالیہ، کے پر جوش بیانات، پروگرامات، مناظرے، اہل باطل کی شکوک وشبہات کے مدلل جوابات، اور اہل السنت والجماعت علماء دیو بند کے صحیح عقائد ونظریات، نوجوانان احناف کے مندرجہ ذیل ویب سائیڈز سے ڈاون لوڈ کر سکتے ہیں۔

1 یوٹوب اور ڈیلی موشن سے مندرجہ ذیل پتہ پر جائیں۔

۱) Nojwananeahnaf ۲) Arzumand saad ۳) Mufti nadeem

2 ویمیو سے مندرجہ ذیل پتہ ڈائل کریں۔

۱) Junnatulahnaf ۲) Arzumand Saad ۳) Mufti nadeem

3 فیس بک سے مندرجہ ذیل پتہ پر جائیں۔

۱) Nojwananeahnaf ۲) مفتی ندیم محمودی حنفی

۳) AllamaSajidKhanNaqshbandi

4 گوگل سے ڈائل کریں۔ www.muftinadeem.com

جبکہ "8 GB" بھر ہوئی میموری کارڈ حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

شہاب الدین حقانی

0346-9366805

نوٹ: جو حضرات بذریعہ ای میل مضامین بھیجنا چاہتے ہیں وہ اس ای میل پر ارسال کریں

abdurrahman00274@gmail.com

Monthly

TARJUMAN E AHNAF

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قارئین کرام

اُمید ہے کہ عافیت کیساتھ اعمال خیر میں مصروف ہوں گے۔

آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت تمام اہل باطل مختلف طریقوں سے امت مسلمہ کی عقائد ونظریات کو خراب اور برباد کرنے میں مصروف اور سرگرم ہے۔ الحمداللہ! نوجوانان احناف [کثر اللہ سوادھم] بھی ان کی خلاف ہر عملی محاذ پر ان کے سرکوبی اور دین اسلام کے نظریاتی سرحدات کی حفاظت میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔

یاد رہے کہ اُمت مسلمہ کی عقائد، نظریات اور اعمال کی حفاظت ہم سب کا مشترکہ فریضہ ہے اس وقت بعض شعبوں میں مالی وسائل اور ضروریات کی کمی وفقدان کی وجہ سے کام بند ہے۔ اس لئے آپ حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمارے نوجوانان احناف کیساتھ خود بھی نقد تعاون کریں اور اپنے احباب ومتعلقین سے بھی تعاون کی درخواست کر کے عقائد ونظریات کی اس مبارک اور علمی تحریک میں شریک ہو جائیں۔ جزاکم اللہ خیرا کیثرا فی الدارین

برائے رابطہ:

شہاب الدین حقانی

0346-9366805

برائے رابطہ، خط وکتابت:

یوسف آباد دلہ زاک روڈ پشاور بالمقابل مسلم ہینڈز سکول